اردو ترجمہ

سيرة الابدال

تصنیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

تذکرۃ الشہادتین مع اردو ترجمہ

و

سیرۃ الابدال مع اردو ترجمہ

شائع کردہ..... نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ

سیٹنگ........ مدثر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ

طابع........ طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ چناب نگر

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم وعلٰی عبدہ المسیح الموعود

پیش لفظ

حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء کتاب تذکرۃ الشہادتین کے آخر پر ایک طویل مضمون عربی زبان میں تحریر فرمایا تھا جس کا آخری حصہ ''**علامات المقربین** '' کے نام سے معروف ہے۔اس کا ترجمہ مکرم محمد سعید صاحب انصاری مرحوم نے کیا تھا۔

نیز سیرۃ الابدال جو کہ حضور کی عربی زبان کی فصاحت وبلاغت پر مشتمل کتاب ہے۔اس کتاب کا ترجمہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ نے کیا تھا۔عربک بورڈ ربوہ نے ان دونوں تراجم پر نظر ثانی کی ہے اور کوشش کی ہے کہ اردو ترجمہ عربی متن کے عین مطابق ہو۔بورڈ نے عربی متن کو ایڈیشن اول کے مطابق کرنے اور سہو کتابت کے مقامات کی وضاحت اور اردو ترجمہ کی صحت کے سلسلہ میں گراں قدر کام کیا ہے۔اردو دان طبقہ کی سہولت کے لئے اردو ترجمہ عربی متن کے سطر بہ سطر دیا جارہا ہے۔ان دونوں کتب کا اردو ترجمہ افادۂ عام کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔

سیرۃ الابدال کی حل لغات کے سلسلہ میں مکرم رفیق احمد صاحب ناصر اور ان کے ساتھی اساتذہ نے نمایاں خدمت سرانجام دی ہے۔

ان تراجم کی کمپوزنگ اور سیٹنگ مکرم مدثر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نظارت اشاعت نے کی ہے جبکہ پروف ریڈنگ کا کام میرے ساتھ مکرم محمد یوسف صاحب شاہد مربی سلسلہ نے کیا ہے۔احباب ان تمام دوستوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام

سید عبد الحیٔ

ناظر اشاعت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ربوہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

------ ۞ ------

أيّها النّاس إنّی أُذكّركم ما أُوحی إلیّ من ربّ العالمین. إنّی أُمّرتُ من الرّحمان فأتونی بأهلكم أجمعین. وأُعطیتُ الحِكم من السّماء ولا دجّال ولا رقین. انحطّت لی الملائكة من الخضراء إلی الغبراء وجُعلت قادیان كالقادسیة وبلدها الأمین. وعصمنی ربّی من شرّ الرُّضَعِ وجعلنی من العالین. وشَنَصْتُ به كل الشّنوص وحُلَّ لَحْمی عن أوصاله للحِبِّ القرین. فلا أخاف مُمَشِّنًا بعده ولا أرعن العدا بما قام لی ربّی كالمُداكئین. و إنّی أتّبع وحیه علی البصیرة، وما ارُتَتَأَ (۱) عَلَیَّ أَمری

﴿۱﴾ اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بن مانگے دینے والا، سچی محنت کو ضائع کرنے والا نہیں ہے۔

ہم اُس کی تعریف کرتے ہیں۔ اور اُس کے معزز رسول پر درود بھیجتے ہیں۔

------ ۞ ------

اے لوگو! میں تمہیں وہی نصیحت کرتا ہوں جو ربّ العالمین کی طرف سے مجھ پر وحی کی گئی۔ میں رحمٰن خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہوں۔ اس لئے تم اپنے تمام اہل وعیال کے ساتھ میرے پاس آؤ۔ مجھے آسمانی حکمتیں عطا کی گئیں ہیں نہ کہ سیم و زر۔ میرے لئے آسمان سے زمین پر فرشتے نازل ہوئے اور قادیان کو ارضِ حرم اور اس کے بلدِامین کی طرح بنادیا گیا ہے۔ اور میرے رب نے مجھے کمینوں کے شر سے بچایا اور مجھے عالی منزلت بنایا۔ میرا اُس کے ساتھ کامل تعلق ہوا اور اُس ہم نشین محبوب کے لئے میرا گوشت جوڑ جوڑ سے تحلیل ہوگیا۔ پس اس کے بعد میں نہ تو کسی تلوار سونتنے والے سے ڈرتا ہوں اور نہ طاقتور دشمن سے۔ کیونکہ میرے لئے میرا رب دفاع کرنے والوں کی صورت کھڑا ہے۔ اور میں کامل بصیرت سے اُس کی وحی کی پیروی کرتا ہوں۔ اور میرا معاملہ مجھ پر مشتبہ نہیں

وما كنتُ من المفترين. ولا أُرغِنُ إلٰى من خالف الحق وأرى الوجه كالضنين. ولا أُبالي أحدًا من العِدَا، ولوخوّفني بخوفٍ أَدْفٰى ولا أحضرُهُ كالمتزأزئين[۲]. وليست الدنيا عندي إلا كَجَهْبَلَةٍ[۳] إذا جَرْشَبَتْ[٤] ثم ما تَبَعَّلَت[٥] فَبَذَءَ هَا بعلُها و بَذَء رَوْسَهَا[٦] وَ دَقشها[۷] و نَزَّرَ أمرَها وحسبها بِئس القرين.

ومن افتتح سورة النور و الفاتحة والمائدة فَسَجَّلَهَا[۸] و تدبّرها كالطالبين، وانتقل من غَلَلٍ إلى غَمرٍ هو تحته، وأذاب فهمه و رعبل وجوده، وتجنَّبَ الصِّلَالَ[۹] وما قنع على مِمْكلٍ[۱۰] وما هاب شَزَنًا[۱۱]، وما لغب في ابتغاء ماءٍ معين، فيُشاهد صدق ما ادّعيتُ، ويرى ما رأيتُ، ويكون
﴿۲﴾ من المستيقنين. و إنّي أناالمسيح
الموعود، وأنا الذي يَدفو و يجود،

اور نہ میں مفتری ہوں۔ اور جو حق کی مخالفت کرے میں اس کی بات پر کان نہیں دھرتا اور نہ میں ایک بخیل کی طرح کسی کے چہرے کو دیکھتا ہوں۔ مجھے دشمنوں میں سے کسی کی پرواہ نہیں خواہ وہ مجھے ہلاکت خیز خوف سے ڈرائے۔ اور میں اُس کے سامنے ڈرپوکوں کی طرح نہیں آتا۔ اور میرے نزدیک دنیا محض اس بدشکل عورت کی مانند ہے جو بوڑھی ہو چکی ہو پھر وہ شوہر کی نافرمان بھی ہو۔ اور اُس کا خاوند اُس سے بیزار ہوا اور اُس کے اِترا کر چلنے سے اور اُس کے بناؤ سنگار سے نفرت کرے اور اُس کو ہر طرح ذلیل سمجھے اور اُسے بدترین رفیق خیال کرے۔

اور جو شخص سورۃ نور اور فاتحہ اور مائدہ کھولے اور پھر اسے توجہ سے پڑھے اور طالبِ حق کی طرح اُس پر تدبر کرے۔ اور کم پانی سے اُس کے نیچے کے کثیر پانی کی طرف منتقل ہو۔ اور اپنا فہم گداز کر دے اور اپنے وجود کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور تھوڑے پانی سے مجتنب رہے اور تھوڑے پانی والے تالاب پر قانع نہ ہو اور زمین کی سختی سے مرعوب نہ ہو اور شیریں آبِ رواں کی تلاش میں ماندہ نہ ہو۔ تو وہ شخص میرے دعویٰ کی سچائی کا مشاہدہ کر لے گا اور وہی رائے قائم کرے گا جو میری رائے ہے اور یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے گا۔ اور یقیناً میں ہی مسیح موعود ہوں۔ اور وہ میں ہی ہوں جس نے ہلاک کرنا تھا اور جود و سخا کرنی تھی۔

ويستقرى التّقِيّ الذى يبغى الحقّ و يرود، فبشرى للمتّقين. إن التقات ليس بهَيِّن، والله إنّها تُضاهى الْحَيْن. ومن آثر التقات فهو ظأب[12] رجل آثر المماتَ وهى عقبة كَئُود أيّها الفتيان، وهى الموت المحرق بالنيران، ثم هى الطِرف[13] الموصل إلى الجَنان، أتَحْسَبُ كم أمتٌ[14] بينها وبين حِمام الإنسان، إذا بلغْتَ منتهاها و استوعَبْتَهَا فهى الموت عند أهل العرفان، إنّ التقىّ لا يخاف لَجَبَ[15] الشيطان، ويحسب انثعاب دمه فى الله كشرابٍ مُشَعْشَعٍ[16] بالثغبان[17]، ولأتقياء علاماتٌ يُعرَفون بها، و لا ولىّ إلا التّقىّ يا فتيان، منهم قومٌ يُرسَلون لإصلاح النّاس عند مفاسد الخنّاس من الله الرَّحمان.

فمن علاماتهم أنهم يُبعثون عند ظلام يُحيط الزمان،

اور میں وہ شخص ہوں جو حق جُو متقی کی تلاش اور جستجو میں ہے۔ پس متقیوں کے لئے بشارت ہے۔ یقیناً تقویٰ آسان نہیں۔ بخدا تقویٰ بھی موت سے مشابہ ہے۔ کیونکہ جس نے تقویٰ شعاری کو مقدم رکھا وہ (گویا) ایسے شخص کا ہم زلف ہے جس نے موت کو ترجیح دی۔ اے جوانو! تقویٰ ایسی چوٹی ہے جسے سَر کرنا دشوار ہے۔ یہ ایسی موت ہے جو (قسم قسم کی) آگ سے جلانے والی ہے، علاوہ ازیں وہ ایک عمدہ گھوڑا ہے جو جنتوں تک پہنچاتا ہے۔ تجھے کیا معلوم کہ اِس میں اور انسان کی موت میں کتنا فاصلہ ہے۔ جب تو اس کی آخری حد کو پہنچ جائے اور اس کی تکمیل کرلے تو یہی عارفوں کے نزدیک موت ہے۔ یقیناً متقی شیطانی شوروغوغا سے نہیں ڈرتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے رستے میں اپنا خون بہانے میں اُسے ایسا لطف آتا ہے جیسے عمدہ مصفّٰی ٹھنڈے پانی سے ملی ہوئی شراب میں۔ اور متقیوں کی علامات ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ اے جوانو! متقی ہی ولی ہوتا ہے۔ اور ان ہی میں سے ایک جماعت شیطان کے مفاسد کے وقت لوگوں کی اصلاح کے لئے خدائے رحمٰن کی طرف سے بھیجی جاتی ہے۔

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایسی تاریکی کے وقت مبعوث کئے جاتے ہیں جو سارے زمانہ پر چھائی ہوتی ہے۔

ويظهرون إذا قلّ الكرام والكرائم، وتأجّلت[18] الخنازير والبهائم، وكثر رجالٌ يُبَغْسِلُوْن،[19] وقَلّ قوم يتهجّدون، وبقى الناس كَحَسْكَلٍ[20] لا يعلمون ولا يعملون. وفسد الزمان وأهلك كُمَّلا، وما ولد إلّا زُغْبَلا، ونَزِفتْ[21] عين السماء وما ازْمَهَلّت،[22] وصارت الأرض جدبة[23] وما أَبْقَلَتْ، أو صار النّاس كمثل رجلٍ له جعندل[24] ولا يأتبل،[25] وعنده كحلٌ ولا يَكْتَحِل. ومالوا عن الحق كلّ المَيْل، فحفل الوادى بالسَّيْل، يُجايئون[26] الجَدبَ، ويُزيلون الودب، ويحشأُون[27] الشيطان، ويرفأون ما اخرَوْرَقَ ويُنَوِّرون الزمان.

ومن علاماتهم أنّهم قوم لا يجدون أحدًا يأخذ جلالته بقلوبهم، ولا يَعُدّون كدودةٍ من لم يتطأطأ ولم يغترف من شُؤْبُوْبِهِمْ،[28]

اوران کاظہور شریف لوگوں اور شریفانہ خصائل کے کم ہوجانے پر ہوتا ہے۔نیز (اس زمانہ میں) خنزیروں اور بہیمی صفت لوگوں کی کثرت ہوجاتی ہے۔اور جماع کے رسیا افراد کی بہتات اور تہجد گزار لوگوں کی قلّت ہو جاتی ہے۔اور لوگ ایسے ناکارہ ہوجاتے ہیں کہ وہ نہ علم رکھتے ہیں اور نہ عمل۔جب زمانہ بگڑ جاتا ہے اور اہلِ کمال کو نابود کر دیتا ہے اور صرف سوکھے پن کے مریض (یعنی روحانیت سے عاری) بچے ہی پیدا کرتا ہے۔چشم فلک خشک ہوجاتی ہے اور اشکبار نہیں ہوتی۔اور زمین بنجر ہو جاتی ہے اور روئیدگی نہیں نکالتی۔اور لوگ ایسے آدمی کی طرح ہو جاتے ہیں جس کے پاس ایک قوی اونٹ تو ہومگر وہ اس پر سواری نہ کر سکے۔اُس کے پاس سُرمہ تو ہومگر وہ اُس کو لگاتا نہ ہو۔اور وہ (عوام النّاس) حق سے بالکل پھر جاتے ہیں۔اور وادی سیل (معصیت) سے لبریز ہو جاتی ہے۔پس قحط سالی کے ساتھ ہی یہ ابدال بھی آتے ہیں۔اور بدحالی دور کرتے ہیں۔اور شیطان کے پیٹ میں تیر گھونپتے ہیں۔اور جو کچھ پھٹ چکا ہوا اُس کو رفو کرتے ہیں اور زمانے کو منور کرتے ہیں۔

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہے جن کے دل کسی کے جلال سے مرعوب نہیں ہوتے اور جو شخص نہ تو جھکے اور ان کے چشمۂ فیض سے چُلو تک بھی نہ بھرے (وہ) اُسے کیڑے کے برابر بھی نہیں سمجھتے۔

و يقعون في أُلُهانيّة الربّ
ويؤثرونه في جميع أُسلوبهم،
و ينصرون من ناء به الحِمْلُ
ويُدركون من هوى بوظوبهم[29] لا
يأخذهم أَفْكَلٌ[30] أمام أحدٍ من
الأُمراء، و يألّون[31] في سبيل الله
الّذي أشرطهم عند فساد الزمان
وشيوع الأهواء، وما يحملهم
علٰى ذالك إلّا مواساة الناس
وأمر حضرة الكبرياء.

ومن علاماتهم أنّه إذا استشنّ
ما بينهم وبين ربّهم الجوّاد،
فيبلّونه بالإحسان على
العباد، ويطيرون إلى العُلٰى ولا
يُدَثّنون،[32] ويُسقَوْن شرابًا
لا يَهْذرون به ولا يُصَدَّعُون،
ويقولون هل من مزيدٍ
ولا يقنعون، ولا تُفْهَمُ أسرارُهم
بما دَقَّتْ كأنّهم يرطنون،[33]
ويُكْفِئُوْن نفوسهم ممّا لا يرضٰى
به ربُّهم وعلى الحقّ يثبتون،

اور وہ اپنے رب کی الوہیت میں محو رہتے ہیں۔ اور
اپنے ہر طور طریق میں اُسی کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور
جو شخص بارِ گراں کے تلے دبا ہوا اُس کی مدد کرتے ﴿۳﴾
ہیں اور اپنے اہتمام اور التزام سے گرتے ہوئے کو
سنبھالتے ہیں۔ امراء میں سے کسی کے آگے ان پر
لرزہ طاری نہیں ہوتا۔ اور وہ اللہ کی راہ میں گریہ وزاری
کرتے ہیں جس نے ان کو زمانے کے فساد اور
خواہشات نفسانی کے عام ہونے کے وقت بھیجا۔ اور
انہیں اِس پر صرف مخلوق کی ہمدردی اور حضرتِ کبریا
کا حکم آمادہ کرتا ہے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ جب اُن
کا اُن کے فیّاض ربّ سے تعلق کمزور ہو جاتا ہے تو وہ
بندوں پر احسان کر کے اُس تعلق کو تر و تازہ کرتے
ہیں۔ اور وہ بلندی کی طرف پرواز کرتے ہیں اور
تھوڑی سی پرواز کر کے بیٹھ نہیں جاتے اور انہیں ایسا
جام پلایا جاتا ہے کہ جس سے وہ نہ فضول گوئی کرتے ہیں
اور نہ اُنہیں دردِ سر لاحق ہوتا ہے۔ اور ھَلْ مِنْ مَّزِیْد
یعنی اور بھی کچھ ہے، کہتے جاتے ہیں اور قانع نہیں
ہوتے۔ ان کے اسرار بوجہ دقیق ہونے کے سمجھے
نہیں جاتے گویا کہ وہ عجمی زبان بول رہے ہیں۔ اور
وہ اپنے نفسوں کو ہر اُس بات سے روک رکھتے ہیں جو
اُن کے رب کو ناپسند ہو اور حق پر ثابت قدم رہتے ہیں

ولو أُحرقوا لا يُبَرْقِلُونَ[٣٤]، ولا يَكفُرُون بالحق ولو يُبزّلون،[٣٥] ولا يتبسّل وجوههم بما أصابتهم مكاره وعلى الله يتوكّلون، ويحسبون الدنيا كَحَسُكَلٍ فلا يتوجّهون.

ومن علاماتهم أنّهم يُنَبَّـئُون بإقبالهم قبل وجود الأسباب المادية، ويُبَشَّرون بنصرٍ من الله فى أيّام اليأس وإعراض النّاس، وفقدان الوسائل المعتادة فى هذه الدنيا الدنيّة، حتّى أنّ السفهاء يضحكون عليهم عند إظهار تلك الأنباء، ويحسبونهم مجانين هاذرين أو مُفْتَرين لتحصيل الأهواء ، ويسعون كل السعى ليعدموهم ويجعلوهم كالهَباء ، فينزل أمر اللّٰه من السَّماء ، و يُقْعَدُون فى حِجر عناية حضرة الكبرياء ، و يُمزّق كُلّما نسج العِدا من التّكبّر والخيلاء ، ويُقضَى الأمرُ ويُغاض سيل الفتن وتُجعَلُ خاتمة أمرهم فوز المرام مع الغلبة والعزّة والعلاء .

اورخواہ آگ میں بھی ڈال دیئے جائیں وہ جھوٹ نہیں بولتے۔اورنہ وہ حق کو چھپاتے ہیں خواہ انہیں ٹکڑے ٹکڑے کردیا جائے اوراُن تکالیف پر جو اُن کو پہنچتی ہیں وہ چیں بہ جبیں نہیں ہوتے۔اوروہ اللہ پر توکل کرتے ہیں اور دنیا کورڈی سمجھتے ہوئے اُس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

اُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ مادی اسباب کے پیدا ہونے سے پہلے ہی انہیں اُن کی اقبال مندی کی (غیب سے)خبر دی جاتی ہے۔ اور انہیں مایوسی اور لوگوں کے اعراض اوراس حقیر دنیا کے عمومی وسائل کے فقدان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت کی بشارت ملتی ہے۔ یہاں تک کہ بیوقوف ان پیش خبریوں کے اظہار پر ان کی ہنسی اُڑاتے ہیں۔اوران کو دیوانے یاوہ گو یا خواہشات کے حصول کی خاطر افترا کرنے والے سمجھتے ہیں اوروہ (دنیادار) انہیں معدوم کرنے اورغُبار کی طرح اُڑادینے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔اس وقت اللہ کا امر آسمان سے نازل ہوتا ہے اوروہ ربّ العزّت کی عنایت کی آغوش میں بٹھادیئے جاتے ہیں اوردشمنوں نے تکبراورنخوت کی راہ سے اپنی (تدبیروں کے) جو جال بُنے ہوتے ہیں وہ تارتار کردیئے جاتے ہیں اورمعاملے کا فیصلہ کردیا جاتا ہے اورفتنوں کا سیل رواں خشک کردیا جاتا ہے اورانجام کار وہ غلبہ اورعزت اورسربلندی کے ساتھ فائزالمرام ہوتے ہیں۔

ومن علاماتهم أنّك تراهم فی سُبُل اللّٰه مسارعين كالدِّعْكِنَة، وأمَّا أمور الدنيا فيتزحّنون عنها ولا يؤثرونها إلّا بالكراهة، ويُظهر اللّٰه بهم ما صلح من أخلاق الناس وما كان كالدّاءِ الدفين. فيُشابهون مطرًا يُظهر خواص الأرضين، وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِیْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا،[1] كذالك ضرب اللّٰه مثلا للمؤمنين والفاسقين.

ومن علاماتهم أنّك تجدهم كرجلٍ رزين، وعمودٍ[٣٦] رَصِين،[٣٧] وتاجرٍ هو بدء زَحنته[٣٨] و قَيل[٣٩] المعاصرين، ويزجّون عيشتهم فی حَذَلٍ وأنين، ويبيتون لربّهم قائمين وساجدين، ويجتنبون حِطْل[٤٠] الشهوات ويعبدون ربّهم حتّى يأتيهم يقين، وإنّ التُّحُوتَ[٤١] إذا سبُّوا وأضبُّوا[٤٢] كالكلاب، وجعلوهم كأرض تحت الضباب، وجدتَهم صابرين.

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ تو انہیں دیکھتا ہے کہ وہ اللہ کی راہوں میں مضبوط تنومند تیز رو اونٹنی کی طرح دوڑتے ہیں اور رہے اُمورِ دنیا تو ان میں بے رغبتی دکھاتے ہیں اور کراہت سے ہی انہیں اختیار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ لوگوں ﴿۴﴾
کے اچھے اخلاق اور اُن برائیوں کو جو مخفی بیماری کی طرح ہوتی ہیں ظاہر فرما دیتا ہے۔ وہ اُس بارش کے مشابہ ہوتے ہیں جو زمینوں کے خواص ظاہر کر دیتی ہے۔ ”اور اچھی زمین کی روئیدگی اپنے رب کے حکم سے نکلتی ہے اور خراب زمین کی پیداوار ردّی ہی نکلتی ہے۔“ اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور فاسقوں کی مثال ایسی ہی بیان فرمائی ہے۔

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ تو انہیں باوقار شخص، زیرک سپہ سالار اور ایسے تاجر کی طرح جو سالارِ کارواں ہو اور اپنے ہمعصروں کا سرِخیل پائے گا۔ اور وہ اپنی زندگی گریہ وزاری میں بسر کرتے ہیں۔ اور اپنے ربّ کے لئے قیام وسجود میں ساری رات گزار دیتے ہیں۔ اور خواہشات نفسانی کے بھیڑیے سے بچتے ہیں اور موت کے آنے تک اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اور رذیل لوگ جب ان کو گالیاں دیتے ہیں اور کتوں کی طرح اُن پر پل پڑتے ہیں اور انہیں ایسی زمین کی طرح کر دیتے ہیں جو کُہر کے نیچے آ گئی ہو، تو ایسی حالت میں بھی تُو انہیں صابر پائے گا۔

[1] الاعراف:۵۹

ومن علاماتهم أنّهم يُبعَثون في
عصرٍ ادْجَوْجَنَ[43]، ووقتٍ قَلَّ ثماره
وشابه الحطب الْمُذْرِن[44]، وفي
زمان أخذت الناسَ نعسة أُرْدُنٌّ[45]،
وبقي إيمانهم كإهانٍ[46] ما بقي له
غُصُنٌ، وفي بُرهةٍ أَحْثَلَتْ[47]
صبيانها، وما كفلت جوعانها،
وفي حِينٍ ماطَلَ[48] الناسَ الضَّلالُ،
وقضمت جواميسُ النفوس ما
نَعَمَتْ من الأعمال، ثم هم لا
يكونون دخن الخلق كالأَرْذَال،
بل يكظمون الغيظ ويعفون عمَّن
آذٰى من الجُهَّال، ومع ذالك
هم قومٌ شَجِعَةٌ لا يُرْغِنُونَ[49] إلٰى
سِلْمٍ لظُلمٍ عَتٰى، ولو كانوا
كباهِلٍ[50] في موطن الوغٰى،
ويخافون ربّهم وعلى التقوىٰ
يُوَاظِبُوْنَ، وإذا مسّهم طائف من
الشيطان يستغفرون، فتُهزم
الأهواءُ التي جاء ت كأوشابٍ[51]
يهجمون، وتنزل السكينة ويفرّ
الشيطان الملعون.

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ گھٹاٹوپ اندھیرے کے زمانہ میں مبعوث کئے جاتے ہیں اور ایسے وقت میں جب پھل بہت کم ہو جاتے ہیں اور درخت خشک ایندھن سے مشابہ ہوجاتے ہیں اور ایسے زمانے میں جب لوگوں پر گہری نیندغلبہ پالیتی ہے۔ اور جب لوگوں کا ایمان اُس ٹُنڈ مُنڈ درخت کی طرح ہو جاتا ہے جس کی کوئی شاخ باقی نہ رہی ہو اور ایسے دَور میں جس نے اپنے بچوں کو ناقص اور ردّی غذا دی اور اپنے بھوکوں کی کفالت نہ کی ہو۔ اور ایسی گھڑی میں جب گمراہی نے لوگوں کو اُلجھا رکھا ہو اور نفوس کے بھینسوں نے اعمال صالحہ کی روئیدگی کو چبا ڈالا ہو مزید برآں وہ رذیلوں کی طرح بدخُلق نہیں ہوتے بلکہ وہ غصہ پی جاتے ہیں اور جاہلوں میں سے جس نے تکلیف پہنچائی ہوتی ہے اُسے معاف کر دیتے ہیں۔ اور وہ ایسے جری ہوتے ہیں کہ حد سے بڑھے ہوئے ظلم کے سامنے سرِتسلیم خم نہیں کرتے خواہ وہ میدانِ جنگ میں نہتے ہی کیوں نہ ہوں اور وہ اپنے رب سے ڈرتے اور تقویٰ پر مواظبت اختیار کرتے ہیں۔ اور جب اُنہیں کوئی شیطانی خیال آئے تو استغفار کرتے ہیں۔ پس اوباشوں کی طرح حملہ آور ہونے والی خواہشات کو شکست دے دی جاتی ہے اور (ان پر) سکینت نازل ہوتی ہے اور ملعون شیطان بھاگ جاتا ہے۔

ومن علاماتهم أنّهم يعرفون الرّهدون[52]، والمنافق البهصل[53] الذى يُضاهى الحِرْذُون، وتجدهم كغَيذانٍ[54] فى كل ما يزكنون[55]، وكمثل هصُورٍ[56] بيد أنهم لا يفترسون، وتجد قلوبهم أغنياء ثم يتمسكنون[57]، ويُرْقِلُون[58] فى سُبُل اللّٰه ولا يُرْكَلُون، وترى دموعهم مُرْمَغِلّةً[59] لا تَرْقَأُ و لا يميلون إلٰى أَوْنٍ ولا يَتَبَخْترون.

ومن علاماتهم أنّ القدر يمشى إليهم علٰى قدم المخاتلة[60]، ويُنبّئُهم اللّٰه بقدره إذا قُدّرَ عليهم نزول البليّة، و يختعل[61] إليهم الموت ولا يأتى كالحوادث المفاجئة، كأنّ اللّٰه يعاف أن يهلكهم ويتردّد عند قبض نفوسهم المطمئنّة.

ومن علاماتهم أنّهم يُنصَرُون ولا يُخْذَلُون، ولا يحجز هوًى بَيْنهم و بَين ربّهم ولا يُترَكُون،

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کذاب اورعریاں منافق کو جوگرگٹ کے مشابہ ہو خوب پہچانتے ہیں۔اورتوانہیں ہرمعاملہ میں صائب الرائے اورشیر کی طرح دلیر پائے گا مگر وہ درندگی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔اورتو ان کے دلوں کوغنی پائے گا پھر بھی وہ عاجزی اختیار کرتے ہیں۔وہ اللہ کے رستے میں
﴿۵﴾ تیز رو ہوتے ہیں ایڑ لگانے کےمحتاج نہیں ہوتے۔ تو دیکھے گا کہ اُن کے آنسومسلسل بہتے ہیں اورتھمتے نہیں۔اوروہ آرام طلبی کی طرف مائل نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ اِترا کر چلتے ہیں۔

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ تقدیر ان کی طرف دبے پاؤں آتی ہے۔اورجب کسی بلا کانزول اُن پرمقدرہوتا ہےتو اللہ تعالیٰ اس تقدیر کے نزول سے پہلے ہی انہیں آ گاہ فرمادیتا ہے۔اورموت ان کی طرف دیر سے آتی ہے۔اچانک آنے والے حادثات کی طرح نہیں آتی۔گویا اللہ تعالیٰ اُن کووفات دینے سے ہچکچاتا ہے۔اوران کے نفوس مطمئنہ کوقبض کرنے میں متردد ہوتا ہے۔

اوراُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اُن کونصرت حاصل ہوتی ہےاوروہ بےکس نہیں چھوڑ دیئے جاتے۔ اورکوئی خواہش اُن کےاوراُن کےرب کےدرمیان حائل نہیں ہوتی اوروہ(بےیارومددگار) نہیں چھوڑے جاتے۔

و لا يُـفـارقـون الـحـضـرة ولو يُخَرْذَلُون،[٦٢] ولا يـكـونون كخرقاء ذات نِيـقَةٍ[٦٣] بـل يُـعـطَـون الـعـلـم ويُنَوَّرُون. ويُرى اللّٰه بريقهم وهم لا يُـراء ون،وفـي الـحسـنـاتِ يتنَوَّقون،[٦٤] وتراهم كنباتٍ خَضِلٍ[٦٥] ولَو يُكْلَمون، يشهد لهم الأثْرَمَانِ[٦٦] أنّهم من أولياء الرحمٰن، ولو يحسبهم خَطِلٌ[٦٧] أنّهم مُـلْحِدون، وإذا ضاق عـليهـم أمـرٌ فـإلـى اللّٰه يَخْفِلُوْنَ[٦٨] ولايتـركهـم الـلّٰـه كـخـامل بل يُـعـرفُون فى الناس و يُبجّلُون ولا تـراهـم كَأُمِّ خَنْثَلٍ[٦٩] بـل هم كَبَبٍ[٧٠] عبقريٍّ[٧١] يُشاهَدون، ويمشون فِي الْأَرْضِ هَوْنًا ولا يُخَنْشِلُوْن.[٧٢]

ومـن عـلاماتهم أنّ خَنْطُولةً من السـفهـاء يظنّون فيهم ظنّ السَّوْء و هـم عـنـد الـلّٰـه يُبَـرَّ ءُون، لا يغتَمّون بِدُؤْلُوْلٍ[٧٣] ولا هم يحزنون، وبيـنهـم وبيـن الأنبيـاء خـئولة،[٧٤] يشـربـون مـمّـا كـانوا يشربون،

اوروہ حضرت باری سے جدانہیں ہوتے خواہ انہیں قیمہ ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔اور نہ ہی وہ شیخی بگھارنے والے جاہلوں کی طرح ہوتے ہیں بلکہ ان کوعلم عطا ہوتا ہےاورانہیں منور کیا جاتا ہے۔اوراللہ تعالیٰ ان کی چمک دکھلاتا ہے اوروہ دکھاوا نہیں کرتے۔ اوروہ نیکیوں کو سنوار سنوار کرادا کرتے ہیں۔اورتوانہیں سرسبز وشاداب دیکھے گا خواہ وہ زخمی کئے جائیں۔ دن اور رات ان کے لئے گواہی دیتے ہیں کہ وہ اولیاءالرحمٰن ہیں خواہ احمق انہیں ملحد ہی خیال کریں۔اور جب اُن پر کوئی مشکل آن پڑےتو وہ خدا کی طرف دوڑتے ہیں۔اللہ انہیں گمنام نہیں چھوڑتا بلکہ لوگوں میں ان کو شہرت اورعظمت دی جاتی ہے۔توانہیں لگڑ بگڑ کی طرح نہیں دیکھے گا بلکہ وہ خوبصورت بہادر جوان کی طرح نظر آتے ہیں۔وہ زمین پرعاجزی سے چلتے ہیں اور بوڑھوں کی طرح لڑکھڑاتے نہیں۔

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ نادانوں کا ایک گروہ اُن کی نسبت طرح طرح کی بدگمانیاں کرتا ہےاوراللہ کے نزدیک وہ ان الزاموں سے پاک ٹھہرائے جاتے ہیں ہیں۔ وہ مصائب سے نہ غم کھاتے ہیں اور نہ حزین ہوتے ہیں اوران کے اورانبیاء کے درمیان قریبی تعلق ہوتا ہے۔وہ اُسی روحانی مَے سے پیتے ہیں جس سے انبیاء پیا کرتے تھے۔

وإذا دَبَلَتهُمْ[75] دُبَيْلَةٌ[76] فقاموا إلى اللّٰه يرجعون، و ينزحون[77] ما عندهم لله ولا يَبخلون. يجتنبون دحلة[78] الدّنيا ولا يقومون على حفرتها ولا يقربون، وإنّهم ريابيل[79] اللّٰه وفي أَجمةِ الغيب يُكتَمون. ليس هصورٌ كمثلهم ولا بازي يَصُولون على العدا ويمتشقون. وإنّهم أَغصان شجرة القدس فمن هَصَرَهُم يكسره الله والّذين يحصرونهم فهم في غَتْمٍ[80] يَضْجَرون، ولا يؤذيهم إلّا من كان أحمق من رِجلةٍ[81] وأخنَس من حيّةٍ فإنّهم قومٌ يُحارب الله لهم ولا تفلح عِداهم وإن يفرُّوا حتّى يرتهشوا[82] فإنّهم عارضوا الّذي لا تخفى منه المجرمون.

ومن علاماتهم أنّهم يُلْقُون علومَهم في قلوب قومٍ يطلبون،

﴿٦﴾

اور جب انہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور جو کچھ اُن کے پاس ہوتا ہے وہ خدا کی خاطر لُٹا دیتے ہیں اور بخل نہیں کرتے۔ اور وہ دنیاوی کنوئیں سے بچتے ہیں، نہ اُس کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں اور نہ اُس کے قریب جاتے ہیں۔ اور بے شک وہ خدا کے شیر ہوتے ہیں اور وہ غیب کی کچھار میں پوشیدہ رکھے جاتے ہیں۔ نہ اُن جیسا کوئی شیر ہوتا ہے نہ باز۔ وہ دشمنوں پر حملہ کرتے ہیں اور انہیں فنا کر دیتے ہیں۔ وہ شجرۂ قدس کی شاخیں ہوتی ہیں جو انہیں توڑنے کے لئے جھکائے اللہ تعالیٰ اُس کو توڑ ڈالتا ہے۔ اور جو ان کا محاصرہ کرتے ہیں وہ خود ہی شدید گھٹن میں بلبلاتے ہیں۔ اور انہیں وہی احمق ایذا پہنچاتا ہے جو اُس بوٹی کی طرح ہو جو سیلابی پانی کے کناروں پر اُگتی ہے اور پھر پانی اس کو بہا کر لے جاتا ہے یا وہی جو سانپ سے زیادہ خنّاس ہو۔ پس وہ ایسی قوم ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ خود جنگ کرتا ہے اور اُن کے دشمن کامیاب نہیں ہوتے خواہ وہ سرپٹ دوڑتے ہوئے اپنے پاؤں زخمی کر لیں کیونکہ انہوں نے اُس ذات کا مقابلہ کیا جس سے مجرم پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ طالبِ حق قوم کے دلوں میں اپنے علوم ڈالتے ہیں۔

ويـربُّونهم كما يُزَغِّلُ[83] الـطائر فرخه
وعـليهـم يُشـفقون، ويـحفظونهم
مـمّـا لا يرصفُ[84] بهـم ويسـمعون
بتـحـنّـنٍ صـرخهـم ولا يـغفلون.
وإنهـم رعــاةٌ فى الأرض إذا رأوا
سـرحـانًـا فبِشَـاء هم ينعقون[85]، ولا
يتـوكّـلـون عـلـى أنـفسهـم
ويُسَبْـحِـلُـون، ولا يـعيشـون
كَسَبَحْلَلٍ[86] بـل تتـوالـى عـليهم
الأحـزان فهـم فيهـا يـذُوبـون.
وتُـزَكّـى أنـفُسُهـم مـن ربّهـم
فتتسـاتلُ[87] جـذبـاتهـم حتّى يبقى
الـرّوح فـقـط ويُفـردون، ثـم
يُـرسـلـون إلـى النّـاس فيدعون
الـنّـاس إلى الصلاح ويُحَيْعَلُون[88].
ذالك مقام أبدَالٍ الذين اختاروا
سُبُــلًا لا يعتقبون منه ندامةً ولا
يتـأسّـفـون. وجــازوا شعـابًـا لا
يـجـوزهـا المثقلون،ولا يموتون
إلّا بـعـد أن يُـخَـلّـفـوا[89] أزفـلةً مـن
الـذيـن يُـرزقـون معرفةً ويتّقون.

اورانہیں اس طرح پالتے ہیں جیسے پرندہ اپنے بچے کو چوگا دیتا ہے اور وہ ان پر شفقت کرتے ہیں۔اور جو باتیں ان کے حق میں مفید اور مناسب حال نہ ہوں اُن سے اُن کی حفاظت کرتے ہیں۔اور ان کی فریاد بڑی دلجوئی سے سنتے ہیں اور بے اعتنائی نہیں کرتے۔ وہ دنیا میں گلہ بانوں کی طرح ہوتے ہیں جب بھیڑیا دیکھتے ہیں تو اپنی بکریوں کو بلا لیتے ہیں۔اور وہ اپنی ذات پر بھروسا نہیں کرتے بلکہ تسبیح وتحمید کرتے ہیں۔اور وہ تن آسانوں کی طرح زندگی بسر نہیں کرتے بلکہ جب اُن پر پَے دَر پَے غم آئیں تو وہ گداز ہوجاتے ہیں اور اُن کے ربّ کی طرف سے ان کے نفوس کا ایسا تزکیہ کیا جاتا ہے کہ نفسانی جذبات ایک ایک کر کے مٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ فقط روح باقی رہ جاتی ہے اور وہ منفرد ہوجاتے ہیں۔تب وہ لوگوں کی طرف مبعوث کئے جاتے ہیں تو وہ لوگوں کو نیکی اور کامیابی کی طرف بلاتے ہیں۔یہ ہے مقام ابدال کا جنہوں نے ایسے رستے اختیار کئے کہ اُن پر چل کر انہیں انجام کار ندامت نہیں اُٹھانی پڑی اور نہ وہ افسوس کرتے ہیں۔اور وہ ایسی گھاٹیوں سے گزرتے ہیں جن میں سے بھاری بھرکم لوگ نہیں گزر سکتے۔اور وہ اس وقت تک وفات نہیں پاتے جب تک کہ اپنے پیچھے ایسی جماعت نہ چھوڑیں جسے معرفت عطا کی جاتی ہے اور وہ تقویٰ شعار ہوتے ہیں۔

ويدعون كل دائق[۹۰] إلٰى عينهم ولا
يسأمون، فيأتيهم كلّ من سمع
نداء هم إلّا الذين صَمُّوا وذُحِقَ[۹۱]
لسانُهم وجُنَّ جَنَانُهم فهم لا
يتوجّهون. وكذالك جرت
عادة الكفرة ما سمعوا نداء
المرسلين وإن كانوا يَصْلِقُون[۹۲].
ولم يتيقّظوا بحسيس[۹۳] ولا
بصَهْصَلِقٍ[۹۴] حتّى أخذهم العذاب
وهم لايشعرون. وجاهد
النّبيون لعلّ اللّٰه يزيل صِيُقتهم[۹۵]
ولعلّهم يُبْصرون. فقعدوا كأمرأةٍ
طالقٍ وعصوا ربّهم وأعرضوا
كأنّهم لا يعلمون. وطارت
حواسُّهم كالحُكُلِ[۹۶] وكانوا ذوى
حُسَاسٍ[۹۷] وذوى وَنْشٍ وكانوا
يسبُّون النبيّين وينقرون، ويرتعون
ويَلْعَصُونَ[۹۸]. إنّ الذين آمنوا هم فى
اللّٰه يُجاهدون، ويلومون الأرجل
مع طَهْقِها[۹۹] ويظنّون أنهم متقاعِسُون،
ويؤثرون الشّدائد للّٰه لعلّهم يُقْبَلون،

اور وہ ہر ایک نادان ہلاک ہونے والے کو اپنے چشمہ کی طرف بلاتے ہیں اور اُکتاتے نہیں۔ پس جو کوئی بھی اُن کی آواز سنتا ہے ان کے پاس آجاتا ہے مگر وہ جو بہرے ہیں اور جن کی زبانیں بیمار ہو کر چھل گئی ہیں اور جن کے دل پر پردہ پڑ گیا ہے وہ متوجہ نہیں ہوتے۔ اور کافروں کا یہی معمول رہا ہے کہ وہ مرسلوں کی آواز نہیں سنتے خواہ وہ کیسی ہی درد بھری آواز سے بلائے جائیں، نہ تو وہ خفیف آواز سے جاگتے ہیں اور نہ سخت آواز سے یہاں تک کہ اُن کو عذاب آلیتا ہے اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ انبیاء کوشش کرتے ہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے غبار زائل کردے تا وہ دیکھنے لگیں۔ مگر وہ مطلقہ عورت کی طرح بیٹھے رہتے ہیں اور اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہیں اور یوں اعراض کرتے ہیں گویا کہ وہ جانتے نہیں۔ اور نا قابل فہم کلام کرنے والے شخص کی مانند اُن کے ہوش اُڑ جاتے ہیں اور وہ بد اخلاق اور بدگو ہو جاتے ہیں۔ اور وہ نبیوں کو گالیاں دیتے ہیں اور عیب جوئی کرتے ہیں، وہ کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ اور وہ قدموں کے تیز اُٹھنے کے باوجود انہیں ملامت کرتے ہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ ہم پیچھے جا رہے ہیں، اور وہ اللہ کے لئے تکالیف برداشت کرتے ہیں تا کہ وہ قبولیت پائیں۔

﴿۷﴾

فيدركهم رُحم اللّٰه ولا يُبقون في أزْلٍ[100] من العيشِ وبالفوز يَقْفِلُون، ويحسبهم زَهْدَنٌ[101] كزِوَانٍ[102] والخلقُ بهم يَسلمون. يبتغون رضا اللّٰه و يصرخون كأمرأةٍ مَاخِضٍ[103] فيُدخَلونَ في المقبولين.

ومن علاماتهم أنّ اللّٰه يكشف عنهم رُوْنةَ[104] الكروب، و يزحَنُ[105] الفزعَ عن القلوب، ففي كلّ آنٍ تتهلّل وجوههم ولا يتخوّفون، ويُعطَون أخلاقًا لا يُوجد مثلها في غيرهم وعند الْمُسَاحَنَةِ[106] يُعرفون، يتواضعون للزير[107] ولو كان أحد منهم سادنَ[108] الدير أو وحشيّا كالعير وكذالك يفعلون.

ومن علاماتهم أنّهم قوم ما لهم عن ربّهم حُنْتَأْلٌ[109]. يستأجزون عن الوسادة والآسن عندهم في سُبُلِ اللّٰه زُلَالٌ، يبغون رضا اللّٰه والدّنيا في أعينهم دَمَالٌ[110]، وطالبها بطّالٌ،

پس اللہ تعالیٰ کا رحم بھی ان کی دستگیری کرتا ہے اور انہیں تنگ زندگی میں نہیں چھوڑ دیا جاتا بلکہ وہ کامیابی کے ساتھ واپس ہوتے ہیں۔ کمینہ تو انہیں گندم میں اُگنے والا ناکارہ پودا خیال کرتا ہے جبکہ مخلوق ان کی وجہ سے ہی محفوظ ہے۔ وہ اللہ کی رضا کے متلاشی ہوتے ہیں اور وہ دردِ زِہ والی عورت کی طرح (خدا کے حضور) چلّاتے ہیں تب کہیں مقبولوں میں داخل کئے جاتے ہیں۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے کرب و اضطراب کی شدت ہٹا دیتا ہے اور گھبراہٹ کو دلوں سے زائل کر دیتا ہے۔ پس ہر ایک وقت ان کے چہرے چمکتے ہیں اور وہ خوف زدہ نہیں ہوتے، اور انہیں ایسے اخلاق دیئے جاتے ہیں جن کی نظیر ان کے غیر میں نہیں ملتی۔ اور میل ملاقات کے موقع پر وہ پہنچانے جاتے ہیں۔ وہ زائرین سے تواضع سے پیش آتے ہیں خواہ کوئی ان میں سے گرجے کا خادم ہو یا جنگلی گدھے کی طرح وحشی ہو اور ان کا یہی شعار ہے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان لوگوں کو اللہ کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ وہ تکیے سے الگ رہتے ہیں اور اللہ کے رستے میں متعفّن پانی اُن کے نزدیک آبِ زُلال ہوتا ہے۔ وہ رضائے الٰہی کے طلبگار ہوتے ہیں اور دنیا ان کی نگاہوں میں (بے وقعت) گوبر ہوتی ہے۔ اور اس (دنیا) کا طالب نکما ہوتا ہے۔

أو كأبي إبراهيم جيالٌ، ولهم
بتركها قطوف دانية وجِزَالٌ، (١١١)
والدّنيا لهم جِعَالٌ، (١١٢) يُجْعِلُ الله
بها قِدْر معيشتهم فلا يمسُّهم
خَبَالٌ، (١١٣) هٰذا من ربّهم ولهم
منها الخزال و إِذْهَالٌ، وإلى
اللّٰه إِرْقَالٌ، (١١٤) وفي ذكره إرمعلالٌ، (١١٥)
هم قوم يحسبون انّ الدنيا زِبالٌ، (١١٦)
وإزعال (١١٧) النفس به ضلالٌ،
وإنّها مُدًى يُذبح بها وطالبوها
سِخالٌ، (١١٨) وماؤها ضَهْلٌ (١١٩) وطعامها
اغتيالٌ، وسيرتها الإعراض
كمُفسِّلَةٍ (١٢٠) وصورتها كَقِحلٍ (١٢١)
ما بقي فيه جمالٌ، وأوّلها أَوْنٌ (١٢٢)
وآخرها اِقْذِعْلالٌ، (١٢٣) لا تجد كمثلها
قُرزُلاً، (١٢٤) و إنّها زقّومٌ فلا تحسبها
قُعَالًا، (١٢٥) ولذالك سَلَّ عليها
عباد الرحمٰن سيفًا قَصَّالًا، (١٢٦)

یا ابراہیم کے والد کی طرح لگڑ بگڑ☆ اور انہیں ترکِ دنیا کی وجہ سے جھکے ہوئے خوشے اور پھل ملتے ہیں۔ اور دنیا ان کے نزدیک وہ کپڑے کا ٹکڑا ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کی معیشت کی ہنڈیا چولہے سے اُتارتا ہے پس اُن کو کوئی گزند نہیں پہنچتا۔ یہ (عطا) ان کے ربّ کی طرف سے ہے جبکہ وہ اس (دنیا) سے انقطاع اختیار کرتے ہیں اور اسے فراموش کر دیتے ہیں۔ پس اللہ کی طرف وہ تیزی سے بڑھتے ہیں اور اُس کے ذکر سے (ان کے) آنسو رواں رہتے ہیں۔ وہ ایسے لوگ ہیں جو دنیا کو اتنا سمجھتے ہیں جتنا کہ چیونٹی اپنے منہ میں اُٹھا لیتی ہے جبکہ اس (متاعِ دنیا) کے لئے نفس کو مستعد کرنا گمراہی ہے۔ اور یہ وہ چھریاں ہیں جن کے ذریعہ ذبح کیا جاتا ہے اور اس (دنیا) کے طالب بکروٹے ہیں۔ اس (دنیا) کا پانی تھوڑا اور کھانا اس کا ہلاکت ہے اور اُس کی
﴿٨﴾ خصلت اُس عورت کی طرح اعراض کرنا ہوتا ہے جس کو خاوند بلائے تو حیض کا بہانہ کر دے۔ اور اُس کی صورت خشک جلد والی جیسی (ہوتی ہے) جس میں خوبصورتی باقی نہ ہو۔ اُس کا آغاز یُسر اور اس کا انجام عُسر ہے۔ تو اُس جیسا لئیم نہیں پائے گا۔ یہ تو تھوہر ہے پس تو اسے انگور کا خوشہ مت خیال کر اور اسی لئے عبادالرحمٰن نے اس پر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے والی تلوار سونتی ہے

☆ حضرت ابراہیم کے والد کو شرک کرنے کی وجہ سے جیال یعنی ضبع (لگڑ بگڑ) کی شکل میں مسخ کیا گیا تھا۔ (لسان العرب زیر لفظ ضبع)

ومـا أخـذوهـا بيـديهـم وما بغوا إمْـصَالًا[١٢٧]، وطـلّـقـوهـا بثلاثٍ وما شـابهـوا مُـمْغِـلًا[١٢٨]، وأتـمّـوا قولًا وحـالًا ومـا بـالوا طَمْـلًا[١٢٩] فيـما بلغوا إبْسَالًا.

ومـن عـلامـاتهـم أنّهم يُنشّأون كـصبـيّ عُـلْهد[١٣٠]، وفـطـرتهـم في سبـاحتهـا تشـابـه الـعَـنُـكَـد[١٣١]، ولهـم بـركات كمطرٍ إذا أَلَثَّ[١٣٢]، يظهرون إذا كان الصدق كشجر اجتُـثَّ. إذا فـقـدهـم الـزمـان فـكـأنـه فـقد التَّهتان. إذا كثرت الـفتـن والهـنـابـث[١٣٣] فهـي أرائج ظهـورهـم و إرهـاص نـورهـم. يسعون في سُبل الله كطِرفٍ يازِجٍ[١٣٤]، ويـكشـفـون سـرّ الـنّـاس كبطنٍ يُبْـعَـجُ، مـجيئهم بُلْجَةٌ[١٣٥] وذهـابهم ظُـلـمةٌ. هـم بهجة الملّة والـدّين، وحُجّة الله على الأرضين. يُشاعُ أمـرُهم كالبرق إذا تَبَوَّجَ[١٣٦] والبحر إذا تـمَوّج. تخرج إليهم السُّعداء كـظبـيّ إذا خـرج مـن تَـوْلَجِهـا،

نہ انہوں نے اسے (دنیا کو) اپنے ہاتھوں سے پکڑا اور نہ ہی اُسے سمیٹنے کی خواہش کی اور انہوں نے اسے تین طلاقیں دے دیں اور وہ اسقاط کی مریضہ کے مشابہ نہیں ہوئے وہ قول وفعل میں کامل ہیں اور وہ خون میں لتھڑنے کی پرواہ نہیں کرتے کیونکہ وہ موت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان کی نشوونما اُس بچے کی سی ہوتی ہے جسے عمدہ غذا دی گئی ہو اور ان کی فطرت اپنی تیراکی میں تیزی سے تیرنے والی مچھلی عَـنُـکَد کی مانند ہوتی ہے۔ اور ان کی برکات متواتر برسنے والی بارش کی سی ہوتی ہیں۔ جب سچائی اکھیڑے ہوئے درخت کی طرح ہو جائے تو وہ ظاہر ہوتے ہیں اور جب زمانہ ان سے خالی ہو تو وہ گویا بارشوں سے ہی خالی رہا۔ جب فتنوں اور حادثات کی کثرت ہو تو یہی ان کے ظہور کی خوشبو کی لپٹیں اور ان کے نور کا پیش خیمہ سمجھو۔ وہ اللہ کے رستوں میں تیز رو گھوڑے کی طرح دوڑتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کے اسرار یوں جان لیتے ہیں جیسے پیٹ ہی چیر کر رکھ دیا ہو۔ ان کا آنا روشنی اور ان کا جانا اندھیرا ہے۔ وہ ملّت اور دین کی رونق اور زمین پر اللہ کی حجت ہوتے ہیں۔ ان کا پیغام یوں پھیلتا ہے جیسے بجلی کوندے اور سمندر موجزن ہو۔ نیک لوگ ان کی طرف یوں نکلتے ہیں جیسے ہرن اپنے رہنے کی جگہ سے نکلتا ہے۔

وتقبلهم خيار الأمّة من غير
أعوجها. والّذين يُنكرونهم
فسيعلمون عند الحشرجة،[١٣٧] وإن
التهبوا اليوم كالنّار الْمُنْحَضَجَةِ.[١٣٨]
إنّهم يؤثرون الدنيا ويجعلونها
لقلوبهم معبدها، ويتمايلون
عليها كالدّيك إذا حَلَجَ[١٣٩] ومَشَى
إلى أُنْثاه ليَسْفَدها.[١٤٠] قد رَهَّدُوا[١٤١]
كالحبل إذا حُمْلِجَ،[١٤٢] وليسوا
كَغُصْنٍ رُءُوْدٍ بل كطعامٍ إذا
تَكَرَّجَ.[١٤٣] ليس فيهم خيرٌ
ويُضائهون الْحِنْبَجَ.[١٤٤] إنّ الذين
يؤمنون برُسل الله مَثَلُهُم كمثل
شجرة طيّبةٍ في حَنادجَ[١٤٥] حُرّةٍ،[١٤٦]
هم الذين يُتّخذون عَضُدًا لِمِلّةٍ
مُطَهّرةٍ. يسعون كثَوْهَدٍ[١٤٧] في سُبل
اللّٰه بما فُقِّحُوا[١٤٨] وقُشِّرُوا عن
جُرادةٍ بشرية. وأثمر فيهم نَوْر
الإيمان بنورٍ إلٰهية. إنّهم كأسودٍ
ومع ذالك ليسوا كشُحْدُودٍ[١٤٩]
وليسوا بمثقلين لترك الدنيا

اور کج فہموں کے سوا اُمت میں سے سلیم الفطرت (لوگ) ان کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور جو ان کا انکار کرتے ہیں وہ جان کنی کے وقت (اپنے کفر کا نتیجہ) ضرور جان لیں گے اگرچہ وہ آج بھڑکنے والی آگ کی طرح شعلہ زن ہیں۔ وہ لوگ دنیا کو ترجیح دیتے ہیں اور اسے اپنے دلوں کا معبد بنا لیتے ہیں اور اُس پر ہمہ تن ایسے مائل ہوتے ہیں جیسے مُرغا اپنی مُرغی کی طرف جُفتی کرنے کے لئے پَر پھیلا کر دوڑتا ہوا جاتا ہے۔ وہ بٹی ہوئی رسی کی طرح حماقت میں پختہ ہوتے ہیں۔ اور وہ تر و تازہ ٹہنی کی طرح نہیں ہوتے بلکہ ایسے کھانے کی مانند ہوتے ہیں جسے پھپھوندی لگی ہو۔ ان میں کچھ بھی بھلائی نہیں ہوتی اور وہ بخیلوں کی مانند ہوتے ہیں۔ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں ان کی مثال ایسے پاکیزہ درخت کی طرح ہے جو زرخیز ریتلے ٹیلوں میں ہو۔ وہی ہیں جن کو پاک ملت کے لئے دست و بازو بنایا جاتا ہے۔ وہ اللہ کے رستوں میں جوان کی طرح دوڑتے ہیں اس لئے کہ اُن کی (روحانی) آنکھیں کھول دی جاتی ہیں۔ اور وہ بشری لبادہ سے باہر لائے جاتے ہیں اور نورِ الٰہی سے ان کے ایمان کی کلی (شگفتہ ہو کر) ثمر آور ہو جاتی ہے۔ وہ شیر ببر ہو کر بھی بدخُلق نہیں ہوتے۔ اور ترکِ دنیا کی وجہ سے وہ بوجھل نہیں ہوتے

﴿۹﴾ و لـذالك يطيرون إلى الله ولا يكرمحون(۱۵۰). يكسحون البواطن ولا يُغادرون فيها مثقال ذرّة من هذه العاجلة، ويعملون ما يعملون للآخرة ولها يُجاهدون. يُعْطَون خُرّد(۱۵۱) المعارف ويتلقّفون أدقّ بعد أدقّ حتّى يظنّ سِمَّغْدٌ(۱۵۲) أنّهم مُلحدون. وترىٰ وجوههم كَغُصْنٍ عُبَرِّدٍ(۱۵۳) لا ترهقها قترةٌ بما عرفوا ربّهم ولا ييأسون. لهم عزّة في السّماء فالّذين يَهْردون(۱۵۴) أعراضهم أو يسفكون دماء هم يُحاربهم اللّٰه فيؤخذون ويجتاحون، صمٌّ بُكمٌ عُمْيٌ ومن شدّة العناد يكمدون(۱۵۵).

ومن علاماتهم أنّهم قومٌ لا يُطَّمَلُ(۱۵۶) ما في حَوْضهم و يُعْطَون كلّ آنٍ من ماءٍ معينٍ. ولا يعلمون ما الحِنْضَجُ(۱۵۷) ويُسْرَدُ لَهُمْ زُلَالٌ عَذْبٌ من ربّ العالمين.

اسی لئے وہ اللہ کی طرف محو پرواز رہتے ہیں اور بوجھل قدموں سے دوڑنے والے (کی طرح) نہیں ہوتے۔ وہ اپنے باطن کو ایسا جھاڑ دیتے ہیں کہ اُس میں ذرّہ بھر اس دنیا کا نہیں رہنے دیتے۔ وہ جو بھی عمل کرتے ہیں آخرت کے لئے کرتے ہیں اور اسی کے لئے وہ مجاہدہ کرتے ہیں۔ معارف کے ناسُفتہ موتی اُنہیں عطا کئے جاتے ہیں اور وہ لطیف سے لطیف معارف اخذ کرتے ہیں یہاں تک کہ متکبر احمق یہ خیال کرتا ہے کہ وہ ملحد ہیں۔ اور تو ان کے چہرے نرم و نازک شاخ کی طرح دیکھتا ہے اور اپنے رب کو پہچان لینے کی وجہ سے ان کے چہروں پر سیاہی نہیں ہوتی اور وہ مایوس نہیں ہوتے۔ آسمان پر اُن کو عزت حاصل ہوتی ہے اس لئے وہ لوگ جو ان کی ہتک عزت کرتے ہیں یا ان کا خون بہاتے ہیں اللہ ان سے جنگ کرتا ہے پس وہ پکڑے جاتے ہیں اور اُن کی بیخ کنی کر دی جاتی ہے۔ وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں اور شدّتِ عناد کی وجہ سے انہیں عارضۂ قلب ہو جاتا ہے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے حوض کا پانی کبھی مکدّر نہیں ہوتا۔ اُنہیں ہر وقت جاری پانی عطا کیا جاتا ہے اور وہ نہیں جانتے کہ کیچڑ ملا پانی کیا ہوتا ہے۔ اور انہیں تو ربّ العالمین کی طرف سے شیریں آبِ زلال مسلسل عطا کیا جاتا ہے۔

ويُصفدهم ربّهم خفيرا فيُعصمون من موامي[158] و ممّا فيها من السرّاحين. وتزمج[159] قربة نفوسهم نورًا وفهمًا، وتلوح لهم ما تخفَى من المحجوبين.

ذالك بأنّهم يُسلّمون نفوسهم إلى اللّٰه كأَرُخٍ[160] يُذبح ويقضون نحبهم أو يكونون من المنتظرين. وبأنّهم يُنفقون فى اللّٰه ما كان لهم من العَيْن. ولا يكونون كرجلٍ جعد اليدين، و يثمرون كغُصُنٍ سَرَعْرَعٍ[161] غَزيدٍ[162] فتأوى إليهم المساكين. ويُرْزقُون من غير الكدّ والإلحاح فى المحاولةِ من اللّٰه الذى يتولّى الصالحين.

ومن علاماتهم أنّ اللّٰه يخلق فى نفوسهم أَمَجًا[163] للمعرفة التامّة، وتُضْرَحُ صدورُهم وتُخرَجُ منها كلّ ما كان من الغوائل الإنسيّة، فَيُمْلأُوْن مِنْ حُبِّ اللّٰه ويذبحون له أنفسهم كَالْجَلْمدةِ[164] ويرضدون[165] متاع التقوٰى وينفقونه فى كلّ ساعةٍ بقدر الضرورة،

ان کا رب ان کو محافظ عطا کرتا ہے پس وہ بیابانوں اور ان میں رہنے والے بھیڑیوں سے بچائے جاتے ہیں۔اور ان کے نفوس کا مشکیزہ نور اور فہم سے بھر دیا جاتا ہے بہت سی باتیں جو محجوبوں پر پوشیدہ رہتی ہیں اُن پر آشکارا ہو جاتی ہیں۔

یہ اس لئے کہ یہ لوگ اپنی جانیں ذبح کئے جانے والے بچھڑے کی طرح اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں۔ یا تو وہ اپنی نیت پوری کر دیتے ہیں یا منتظر رہتے ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ وہ اپنا سب مال اللہ ہی کے لئے خرچ کرتے ہیں اور بخیل آدمی کی طرح نہیں ہوتے۔ لمبی تر و تازہ شاخ کی طرح وہ پھل دیتے ہیں پس مساکین ان کی پناہ میں آجاتے ہیں۔انہیں بغیر محنت اور اصرار سے مانگنے کے اُس خدا کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے جو نیکوں کا متولّی ہے۔

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے نفسوں میں کامل معرفت کی شدید پیاس پیدا کر دیتا ہے۔اور ان کے سینے چاک کئے جاتے ہیں اور اُن سے انسانی فسادات بکلّی نکال دیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ اللہ کی محبت سے بھر دیئے جاتے ہیں۔اس کی خاطر وہ اپنے نفس کو گائے کی طرح ذبح کر ڈالتے ہیں۔ اور متاعِ تقویٰ کو تہ بہ تہ رکھتے اور اُس کو بقدرِ ضرورت ہر وقت خرچ کرتے رہتے ہیں۔

ويُعـرضـون عن كل صِلْغَدٍّ (١٦٦) و يـدفعون السيّئا ت بـالحسنة، ﴿١٠﴾ و يعيشون كَأَشْعَث أَغْبَرَ تواضعًا لِـلّٰـه، و كـذالك يُنْضِجُون سلوكهم كما تُفَأَّد الخُبْزَةُ في الْـمَلَّةِ (١٦٧) و يعيشون كَقَحَّادٍ (١٦٨) مع كثرة الإخوان و الذريّة، ويكونون كأرضٍ مِبْكَارٍ (١٦٩) عاملين بأوامر الحضرة، ولا يُبالون زَعْلَ (١٧٠) الظالمين و لا يتركون بتهديدهم ذرّة من السُّبل المنتخلة، ويزيّنون للّٰه بيت قلوبهم كَالإِمْرَأَةِ الْـمُفَرْنِسَةِ، (١٧١) ويقومون للّٰه بَاهشين (١٧٢) ويأخذون ما أُوتى من اللّٰه بالقوّة.

ومن علاماتهم أنّك ترٰى عجائب منهم إن لبثت فيهم بُرْهةً من الزّمان، وتجدهم كناقةٍ فَشوشٍ (١٧٣) عند الفيضان، يَمُوصُ (١٧٤) القلوب قولهم ويَدخل نُطقُهم في الجنان،

اور وہ ہر احمق سے اعراض کرتے ہیں اور برائیوں کو نیکیوں کے ذریعے دور کرتے ہیں۔اور اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتے ہوئے وہ اپنی زندگی ایک پراگندہ بال اور غبار آلود شخص کی طرح بسر کرتے ہیں۔اور وہ اپنے سلوک کو اس طرح پکاتے ہیں جس طرح کہ روٹی انگاروں پر سینک کر پکائی جاتی ہے۔وہ بھائیوں اور اولاد کی کثرت کے باوجود اس شخص کی طرح زندگی گزارتے ہیں جس کا نہ کوئی بھائی ہو نہ بیٹا۔اور وہ حضرت احدیّت کے احکام کی بجا آوری میں جلدی اُگانے والی زمین کی طرح ہوتے ہیں۔وہ نہ ظالموں کی سخت طعنہ زنی کی پرواہ کرتے ہیں اور نہ ان کی دھمکی سے اختیار کردہ رستوں کو ایک ذرہ بھی چھوڑتے ہیں۔اور وہ ایک سگھڑ عورت کی طرح اپنے دلوں کے گھر اللہ کے لئے سجاتے ہیں وہ اللہ کے لئے سرور کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں اور جو کچھ انہیں اللہ کی طرف سے ملتا ہے اُسے پوری قوت سے پکڑتے ہیں۔

اور اُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اگر تو کچھ عرصہ اُن کے پاس رہے تو تُو اُن سے عجائبات دیکھے گا اور تُو اُن کو فیض رسانی کے وقت بہت زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی کی طرح پائے گا۔ان کے قول دلوں کو دھو دیتے ہیں اور اُن کی گفتار دلوں میں گھر کر جاتی ہے۔

فتُنَيَّر بنير التقوٰى بإذن اللّٰه الرَّحمان، وتُهْبَرُ[175] هَبْرَةٌ[176] زائدةٌ من الشهوات ويمحو كل ما يُؤبش[177] من العصيان، وكم من عُمى مستهترين[178] يُبصرون ويُهذّبون بهم فإذا هم من أهل التّقاة والعرفان، فويلٌ للذين يضحكون عليهم كأمرأةٍ تُهَارُّ[179] زوجها ولا يعلمون أنهم بطلاقٍ يهلكون. فإنّ اللّٰه علّق نجاة النّاس بحبّهم وعنايتهم فقد هلك من قطع العُلَق منهم بما ترك قومًا يَحْرُسُون. ولا تُصِيبُ تلك الشِّقوة إلّا رجلًا فى فطرته هُزَيْرَةٌ[180]، ومع ذالك عُجلةٌ ونخوةٌ، وليس من الّذين يخافون اللّٰه ويتدبّرون. وكلّ ذالك تتولّد من وَضَرِ[181] الدُّنيا فويلٌ للّذين بها يتّسخون. يسعون لإيذاء أهل اللّٰه ذائبين[182] مستهزئين ويحسبون أنهم يُحسنون.

پس انہیں خدائے رحمان کے حکم سے تقویٰ کے تار وپود سے سنوارا جاتا ہے اور نفسانی خواہشات میں سے زائد حصہ کاٹ دیا جاتا ہے۔اور گناہوں میں سے جو کچھ جمع ہو چکا ہوتا ہے وہ مٹ جاتا ہے۔اور کتنے ہی ایسے اندھے عاقبت نا اندیش ہیں جو دیکھنے لگ جاتے ہیں اوران کے ذریعہ مہذّب ہو کر متقی اور عارف باللہ بن جاتے ہیں۔پس ان لوگوں پر افسوس ہے جوان پر اُس عورت کی طرح ہنسی اُڑاتے ہیں جو اپنے خاوند کے رُوبرُو کتے کی طرح بھونکتی ہے، وہ نہیں جانتے کہ محض طلاق سے تباہ وبرباد ہو جائیں گے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی نجات کو ان (ابدال) کی محبت اور عنایت سے وابستہ کر دیا ہے۔پس وہ شخص ہلاک ہو گیا جس نے اُن سے قطع تعلق کیا کیونکہ اُس نے ایسے لوگوں کو چھوڑا جو محافظ تھے یہ بدبختی اُس آدمی کے نصیب میں ہے جس کی فطرت میں کامل سُستی ہو اور اِس کے ساتھ جلد بازی اور نخوت ہو اور وہ خدا سے ڈرنے والوں اور تدبر کرنے والوں میں سے نہ ہو اور یہ سب کچھ دنیاوی غلاظت سے پیدا ہوتا ہے۔پس ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لئے جو خود کو اس سے آلودہ کرتے ہیں۔وہ اہل اللہ کو دھتکارتے ہوئے اور استہزاء کرتے ہوئے ایذا رسانی کی کوشش کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ وہ نیک کام کر رہے ہیں۔

ومن أظلم أبناء الزّمان في هذا الأوان. من تصدّى لإيذائي وهو ضبسٌ[۱۸۳] و أشوس[۱۸۴] كالشّيطان، وخوّفني من كشيشه[۱۸۵] وفحيحه كالثّعبان، والله إنّي حِمَى الرَّحمان، فمن أراد أن يقطعني فسيُقطع من أَيدي الديّان، وإنّي بأعينه ولا يخاف لديه المرسلون، و يردّ الجَرْبَزَة[۱۸۶] على أهلها لو كانوا يعلمون.

﴿۱۱﴾ ومن علاماتهم أنّهم لا يكونون كداحض بل يقومون في مآقط[۱۸۷] ولا يُضائهون الجبان، ويؤمّون النّاس كخوتع[۱۸۸] ليحفظوا من خاف السّرحان، وينقلبون بمعارف كالّذي للقوم إعتان.[۱۸۹] لا يقنعون على جهد أنفسهم ويخافون هدم بنيان العمر ويوم انقضاضٍ فيطلبون الوارث من الله ويجدونه كابن مخاضٍ[۱۹۰]

اس وقت ابنائے زمانہ میں سے سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو میری ایذا رسانی کے لئے کمربستہ ہے وہ شریر ہے اور شیطان کی طرح ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے والا متکبر ہے۔ اور اس نے مجھے اژدھا کی طرح اپنی پُھنکار اور جِلد کی آواز سے ڈرایا ہے۔ اور اللہ کی قسم مَیں رحمٰن خدا کی رکھ ہوں۔ پس جس نے مجھے کاٹنے کا ارادہ کیا وہ جزا سزا کے مالک خدا کے ہاتھوں سے کاٹا جائے گا۔ اور مَیں اُس کی نگاہ میں ہوں اور اُس کے حضور رسول ڈرا نہیں کرتے۔ اور فریب کاروں کے فریب ان پر لوٹا دیئے جائیں گے، کاش وہ جانتے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ میدانِ کارزار میں کم ہمتوں کی طرح نہیں ہوتے بلکہ ثابت قدم رہتے ہیں اور بُزدلی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ اور وہ لوگوں کی پیشوائی ایک ماہر کی طرح کرتے ہیں تا کہ بھیڑیئے سے ڈرنے والوں کی حفاظت کر سکیں اور وہ قوم کے لئے بہترین چیز لے کر آنے والے کی طرح معارف لے کر لوٹتے ہیں۔ وہ اپنے ہی نفس کی کوشش پر قانع نہیں ہوتے۔ اِدھر عمر کی بنیاد کے گرنے اور ٹوٹنے کے دن کا بھی خوف ساتھ ہی لگا ہوتا ہے اس لئے وہ اللہ تعالیٰ سے وارث طلب کرتے ہیں اور اُسے (وارث کو) نوخیز جوان کی طرح پاتے ہیں۔

و يفهضون[١٩١] الجذبات ابتغاء رضا ربّ الكائنات، ويخلصون لربّهم ولا يسوطون و لا يبرحون الحضرة ولا يَشْحطون. ويليط حبّ اللّٰه بقلوبهم وينطون أنفسهم بمحبوبهم ولا يُحفِظون النّاس وعلى اللسان يُحافظون، ولو بدر منهم مُحفِظٌ فباللّين يتداركون. ينطقون كرجل بلتعانيّ،[١٩٢] وتُفصّح كلمهم من فضلٍ ربّانيّ، يُذَعْذِعُون[١٩٣] المال على الفُقَراء، ويُبارزون كزميعٍ[١٩٤] مقدامٍ في مواطن الإبتلاء. لا ترى في وجوههم سُفعةً[١٩٥] عند الغضب، وتجدهم كحيتانٍ شروعٍ ناظرين إلٰى ربّهم عند الكرب، وعلى شراعهم حبلٌ من حُبّ اللّٰه ولا كشِرعة العَقَب. لا يصول عليهم إلّا الّذي هو كقَرثعٍ،[١٩٦] ولا يؤذيهم إلّا الّذي هو أشقٰى من قُنْذَعٍ.[١٩٧] لهم عزيمة قاهرة إذا قصدوا أمرًا جلّحوا،

اوروہ ربّ کائنات کی رضاحاصل کرنے کے لئے اپنے جذبات کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالتے ہیں۔اوروہ اپنے رب کے لئے خالص ہوجاتے ہیں اورملونی نہیں کرتے۔اوروہ درگاہِ حضرت کونہیں چھوڑتے اور محبتِ الٰہی ان کے دلوں کے ساتھ پیوستہ ہوجاتی ہے اور وہ اپنے نفوس کا ناطہ اپنے محبوب سے جوڑدیتے ہیں۔اور وہ لوگوں پرغضبناک نہیں ہوتے بلکہ زبان کی حفاظت کرتے ہیں۔اوراگرکوئی غصہ دلانے والا لفظ اُن سے نکل بھی جائے تو نرمی کے ساتھ اس کا تدارک کرتے ہیں۔وہ فصیح اللسان شخص کی طرح بات کرتے ہیں اور ان کے کلام میں فصاحت فضلِ ربّانی سے آتی ہے۔وہ فقراء پر مال لوٹاتے ہیں۔اوروہ ابتلا کے میدانوں میں بہادر پیش قدمی کرنے والے کی طرح مقابلہ کرتے ہیں۔تُو غصہ کے وقت ان کے چہرے لال پیلے نہیں دیکھے گا۔اورتُو انہیں مصیبت کے وقت سراُٹھائی ہوئی مچھلیوں کی طرح اپنے رب کی طرف نظریں لگائے پائے گا۔اوران کی گردنوں پرمحبتِ الٰہی کی رسی ہوتی ہے نہ کہ تانت سے بنا ہوا پھندا۔ان پر وہی حملہ کرتا ہے جوکمینہ ہوتا ہے اوران کووہی تکلیف دیتا ہے جودیّوث سے بڑھ کر بدبخت ہو۔اُن کا عزم ایساراسخ اورغالب ہوتا ہے کہ جب وہ کسی کام کا قصدکرلیں تومصمم ارادہ سے اقدامات کرتے ہیں۔

وإذا حــاربـوا ظـربـغـانة[١٩٨] قتّـلوا،ومن
جاء هم بالرَغُرَغَةِ[١٩٩] فيُروٰی من ماء هم،
ويُنــزّه مـن كـل نوع الشبهة. وقد
أزف[٢٠٠] زمـان الإرواء فـطوبٰى للطلباء
الأتـقيــاء .ألا تـرون أنّ الزمـان قد
فسـد، ومُـــلِأَ مـن أنواع نضناض،
وقـــرب جـدرانــه إلـى انقضـاض،
والأمـراض تُشاعُ والنفوس تُضاع،
والحتوف ملاقية علٰى أوفاضٍ.[٢٠١] وقد
صلغ[٢٠٢] الـزمان وأنا علٰى رأس الألف
السـابـع فى هٰذا الأوان، وكذالك
قــال الـنبيّــون أيهـا الفتيـانٓ ، فـإلامَ ﴿١٢﴾
تُكذّبون ولا تتّقون الديّان.

ومـن عـلامـاتهـم أنّهم يرودون
الجنة ابتغاء لقاء الحضرة لا للحم
الطير وعين البقرة،[٢٠٣] وتجد عُرضتَهم
بــاسـطة اليـديـن، لتلقّف اوامـر
ربّ الـكـونين. عَلْهَضُوا[٢٠٤] قـارورة[٢٠٥]
حُجب الناسوت،وفتقوا بصدقهم
رتـق اللاهوت، وذالك بأن الـلّٰه
قضّ[٢٠٦] عـليهـم خيـل التـجـلّيـات،

اور جب سانپ سے لڑائی کی ٹھن جائے تو اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے ہیں۔ اور جو شخص پیاس سے ان کے پاس بار بار آئے تو وہ اُن کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ اور ہر قسم کے شبہ سے پاک کر دیا جاتا ہے۔ سیرابی کا زمانہ تو آ گیا۔ پس متقی طلب گاروں کے لئے خوشخبری ہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ زمانہ بگڑ گیا اور قسم قسم کے اضطرابات سے بھر گیا۔ اور اُس کی دیواریں ٹوٹنے کے قریب ہو گئیں۔ بیماریاں پھیل رہی ہیں اور جانیں ضائع ہو رہی ہیں، موتا موتی کا عالم ہے۔ زمانہ کا ششم ہزار گزر گیا اور مَیں اب ہزار ہفتم کے سر پر ہوں۔ اے نوجوانو! نبیوں نے ایسا ہی کہا تھا۔ پس کب تک تم میری تکذیب کرو گے اور جزا و سزا دینے والے ربّ سے نہیں ڈرو گے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ حضرت باری تعالیٰ کی ملاقات کی خواہش کے لئے جنت کی طلب کرتے ہیں نہ کہ پرندوں کے گوشت اور انگوروں کی خاطر۔ اور تو ربِّ کائنات کے اوامر کی طرف ہاتھ پھیلائے ہوئے لپکنا اُن کا نصب العین پائے گا۔ انہوں نے ناسوتی حجابوں کی پردہ کشائی کی اور اپنے صدق سے لاہوتی بندشوں کو توڑ دیا۔ اور یوں اس طرح ممکن ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر تجلیات کا ایک لشکر بھیج دیا ہے۔

فقوّضوا بناء وجودهم وما بقى نضنضة[207] النفس ودَخَلُوا فى أمان اللّٰه من الحَيَوَاتِ، ودخلوا الرّياضَ وتهلّلت وجوههم كبرق إذا ناضَ[208]، ووجدوا وجوه أهل الدّنيا وجوهًا مسودّةً فسعوا للتبييض، وقاموا لإصلاحهم كما تَرِضُ[209] الدّجاجة على البيض. وإنّهم يعينون كل صارخ ولو تصرّخ، إلّا الذين باض فيهم الشيطان وفرّخ. قوم ربّانيّون لا يُكذّبهم إلّا الذى جَلَط[210]، وأزال زينة التّقٰى و جَلَمَطَ[211]. الّذين يُعادونهم إنْ هم إلّا كامرأةٍ جَلْعةٍ[212]، ولا يضرّهم صَوْلُ سَلْفَعَةٍ[213]، تتزلّع[214] يداهم عند المقابلة، ويفرّون كثعالب من موطن المناضلة. وتجد بيان هؤلاء السادات كشرابٍ عماهجٍ[215] يحكأ[216] فى القلوب، ويُبعّد عن الذنوب،

جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے وجود کی بنیاد کو منہدم کردیا اور اُن میں نفسانی حرکت باقی نہیں رہی اور وہ سانپوں (کے شر) سے اللہ کی امان میں داخل ہو گئے۔ اور وہ باغوں میں داخل ہوئے اور ان کے چہرے ایسے چمکے جس طرح بجلی چمکتی ہو۔ اور انہوں نے دنیاداروں کے چہرے سیاہ پائے تو ان کو روشن کرنے کی کوشش کی۔ اور وہ ان کی اصلاح کے لئے اس طرح کمربستہ ہوئے جس طرح مُرغی انڈوں پر بیٹھتی ہے۔ اور وہ ہر چیخنے والے کی مدد کرتے ہیں خواہ وہ تصنّع کررہا ہو۔ سوائے اُن کے جن میں شیطان نے انڈے دیئے اور ان سے چوزے پیدا ہوئے۔ یہ ربّانی لوگ ہیں ان کا مکذّب خود کذّاب ہوتا ہے اور اس نے تقویٰ کی زینت کو زائل کر کے مونڈ دیا ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو اِن (ابدال) سے دشمنی رکھتے ہیں وہ محض بے حیا عورت کی مانند ہیں اور انہیں بدزبان اور بدخلق عورت کا حملہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اِن دشمنوں کے ہاتھ مقابلہ کے وقت پھٹ جاتے ہیں اور وہ میدانِ جنگ سے لومڑیوں کی طرح بھاگ جاتے ہیں۔ اور تو ان سرداروں کے بیان کو حلق سے بآسانی اُتر جانے والے مشروب کی طرح پائے گا جو دلوں میں گڑ جاتا ہے اور گناہوں سے دور کر دیتا ہے۔

ويضرح الله عنهم تهمًا
كاذبةً في شانهم، و يجعلهم
كمنيحة[۲۱۷] لأحبابهم وإخوانهم.
ويذهب بهم طخش[۲۱۸] الناس،
وسقام من تفجّس[۲۱۹] وتبغّل[۲۲۰]
وساوس الخنّاس. ولا يُعاديهم الّا
تافهٌ،[۲۲۱] ولا يقبلهم إلّا تقيّ دافهٌ.[۲۲۲]
وحُرّم دارهم على الفاسقين
الّذين يُزَقْفِلُون[۲۲۳] إلى الشرّ
متعمّدين، ويرضون بالغلفق[۲۲۴]
وينأون عن ماء معين.
ومن علاماتهم أنّهم يأخذون
من الدّنيا كفتيلٍ، ومن الدّين
﴿۱۳﴾ يَدْغَفون،[۲۲۵] ويتمتّعون من آلائها
كَزِبَالٍ[۲۲۶] ومن التُّقات يجترفون،[۲۲۷]
ويُقوّمون أنفسهم كمقَمْجرٍ[۲۲۸]
يُقَوّم سهمه ويجيحون كلّما
فيهم من أهوائهم ويبقى
هوى الرّبّ كجُذْمُورٍ[۲۲۹] وعليها
يثبتون. ويؤثرونه في كلّ
سبيلٍ ولا يبالون زَمْجَرَةَ[۲۳۰] السُّفَهَاءِ

ان کی شان میں جو جھوٹی تہمتیں منسوب کی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے وہ دور کر دیتا ہے۔ اور انہیں ان کے دوستوں اور بھائیوں کے لئے امانتاً دودھ کے لئے دی ہوئی اونٹنی کی طرح بنا دیتا ہے۔ اور وہ ان کے ذریعہ لوگوں کی بے نوری اور متکبرین اور خنّاس شیطان کے وساوس کی پیروی کرنے والوں کی بیماری دور کرتا ہے۔ اور اُن سے دشمنی صرف احمق ہی کرتا ہے اور ان کو صرف متقی غریب الطبع ہی قبول کرتا ہے۔ اور اُن کا گھر فاسقوں پر حرام کر دیا گیا ہے۔ وہ (فاسق) جو بدی کی طرف عمداً بھاگتے ہیں اور کائی پر راضی ہو جاتے ہیں اور آبِ رواں سے دور رہتے ہیں۔

اور اُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ دنیا سے بہت کم لیتے ہیں جبکہ دین سے بہت زیادہ حاصل کرتے ہیں۔ وہ دنیاوی نعمتوں سے اُسی قدر لیتے ہیں جتنا کہ چیونٹی اپنے منہ میں اُٹھاتی ہے مگر تقویٰ سے خوب حصہ لیتے ہیں۔ وہ اپنے نفسوں کو ایسا سیدھا کرتے ہیں جیسے کمان گر اپنے تیر کو سیدھا کرتا ہے۔ اور وہ اپنی تمام نفسانی خواہشات کی بیخ کنی کر دیتے ہیں۔ اور صرف ربّ کی رضا درخت کے مضبوط تنے کی طرح باقی رہ جاتی ہے اور اس پر وہ ثابت قدم رہتے ہیں۔ اور اُسے ہر راہ میں مقدم رکھتے ہیں۔ اور بیوقوفوں کے شور و شغب کی پرواہ نہیں کرتے۔

ولا يبالون أيّ الورٰى[۲۳۱] هم
ويحسبون سوطهم كنبتٍ
صيهوجٍ[۲۳۲] ولا يخافون. و يعلمون
كل ما يعلمون من الْوَدِّ لا
من الكدِّ، ويُسقَون من الغَيب
فَيَصْأَمُون[۲۳۳] ويقطعون غير الله
بسنانٍ هُذامٍ[۲۳۴] ولِلّٰهِ يَرْصمون.[۲۳۵]
وما كان لإبليس أن يَرْطمهم[۲۳۶]
ويدرء ونه بأنوارهم فلا
ينقص الشيطان من قِربةٍ زأبوها[۲۳۷]
ويخاف قسيّهم التي يُضَهِّبون.[۲۳۸]
وما ترٰى فيهم هَذْرَبَةً[۲۳۹] يابسةً
بل ترٰى روحًا ومعرفةً، وحاربوا
أهواء النّفس ودشوا،[۲۴۰] أولئك هم
قوم دُهاةٌ وأولئك هم المهتدون.
قعزوا[۲۴۱] كلّ ما في إناء السلوك بما
خرّوا أمام الحضرة كالصعلوك،[۲۴۲]

اور یہ بھی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ ہیں کون لوگ اور وہ
اُن کے تازیانے کو نرم ٹہنی کی طرح سمجھتے ہیں اور خوف
نہیں کھاتے۔ اور وہ جو علم بھی پاتے ہیں محبت کی وجہ
سے پاتے ہیں نہ کہ مشقت سے۔ اور اُنہیں غیب سے
پلایا جاتا ہے پس وہ جی بھر کے پیتے ہیں۔ اور وہ
غیراللہ (تعلقات) کو تیز نیزے سے کاٹ دیتے ہیں
اور وہ اللہ کی خاطر تنگ راہوں کو اختیار کرتے ہیں
اور ابلیس کی یہ مجال نہیں کہ وہ انہیں ایسی مشکل
میں ڈالے جس سے وہ نکل نہ سکیں۔ اور وہ اپنے انوار
کے ذریعہ سے اُسے دُور ہٹاتے ہیں۔ پس جس
بھرے ہوئے مشکیزہ کو وہ اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں
شیطان اُس میں سے ذرہ بھر بھی کم نہیں کر سکتا۔
اور وہ (شیطان) اُن کی اُن کمانوں سے ڈرتا ہے جن
کو وہ آگ دے کر مضبوط اور درست کرتے ہیں۔
اور تو اُن میں خشک بسیار گوئی نہیں پائے گا بلکہ تُو (اُن
کے کلام میں) تروتازگی اور معرفت پائے گا۔
انہوں نے خواہشاتِ نفسانی سے جنگ کی اور خوب
جنگ کی۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دانشمند ہیں اور یہی
ہدایت یافتہ ہیں۔ سلوک کے برتن میں جو کچھ ہو وہ
غٹا غٹ پی جاتے ہیں کیونکہ وہ حضرت احدیّت کے
حضور ایک فقیر کی طرح گرے ہوئے ہوتے ہیں

وبما كانوا كَضَعُرِسٍ[٢٤٣] ولا يَشْبَعون. آثروا الأمَزَّ[٢٤٤] والألذَّ،وَأخرج الله منهم أهواء غيره و اجتزَّ.[٢٤٥] و وفّقهم بزَجُلِ[٢٤٦] ما سِوَاهُ وحسن مشيهم إلى الله ليعلم كلّ قُمَيْثَلٍ[٢٤٧] أنّهم هم الصّادقون.

ومن خواصهم أنّهم يُطهَّرون من الغوائل البشريّة كما تُقْرَءُ المرأة من حيضها، و يتوب الله إليهم فيُجذَبون. يخربون دار النفس بأيديهم وبأيدى الله ويرون الله بأعين روحهم ويُنَزّهون من كل رِيْبةٍ وفى العلم يُكمّلون. ولهم مقام أَصقبُ[٢٤٨] من الملائكة عند الله بما خالفوا أنفسهم و إِعْلَنْبَأُوا[٢٤٩] بالحِمْل و رَسخوا كَحِبطون. وَسَنَتْ نار محبّتهم وعدمت شباة نفوسهم و زادت ظُبَةُ سيوفهم فقطعوا كلّ حجاب وفنوا فى قَتْوِ[٢٥٠] الحضرة فلا يمضى هِنُوٌ من ﴿١٤﴾ آوانهم إلّا وهم يعبدون.

اوراس لئے کہ وہ (راہِ سلوک میں) حریص کی طرح ہوتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ وہ افضل اور لذیذ تر کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان میں سے اپنے غیر کی خواہشات نکال ڈالتا اور قطع کر دیتا ہے۔ اور (اللہ) انہیں اپنے ماسوا کو پھینک دینے اور اللہ کی طرف خوبصورتی سے چلنے کی توفیق عطا فرماتا ہے تا کہ ہر بُری چال چلنے والا جان لے کہ وہی سچے ہیں۔

اور اُن کے خواص میں سے ایک یہ ہے کہ وہ بشری فسادوں سے ایسے پاک کر دیئے جاتے ہیں جس طرح عورت اپنے حیض سے پاک ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہوتا ہے پس وہ (اُس کی طرف) کھچے چلے جاتے ہیں۔ اور وہ نفس کے گھر کو اپنے اور اللہ کے ہاتھوں ویران کر دیتے ہیں اور وہ اللہ کو اپنی روح کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور وہ ہر ایک شک سے پاک کئے جاتے ہیں اور علم میں کامل کئے جاتے ہیں۔ اور اللہ کے ہاں ان کا مقام فرشتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ انہوں نے اپنے نفسوں کی مخالفت کی اور بوجھ لے کر گراں ڈیل کی طرح جم کر کھڑے ہوئے۔ اور ان کی محبت کی آگ بھڑک اُٹھی اور ان کے نفسوں کا ڈنگ معدوم ہو گیا اور ان کی تلواروں کی دھار تیز ہوگئی پس انہوں نے ہر حجاب کو چاک کر دیا اور حضرت احدیت کی خدمت میں فنا ہو گئے۔ پس اُن کا کوئی وقت ایسا نہیں گزرتا کہ وہ عبادت نہ کر رہے ہوں۔

وختأ[٢٥١] اللّٰه قلوبهم عن غيره وشغفهم حُبًّا، فخذأت[٢٥٢] ذرّاتهم كلّها لربّهم وصار حُبُّ اللّٰه طعامهم الّذی يُطْعَمُون[٢٥٣]. فجردبوا علٰى طعامهم لئلّا يتناوله غيرهم فإنّهم قومٌ يُغَارُوْن. يبكون لحِبِّهم حذلًا[٢٥٤] و يَمضُّ[٢٥٥] قلبهم همّه وقد اضْجَحَرُّوا[٢٥٦] كالقربة من ذكره وله كلّ آنٍ يضجرون. حَمِيَتْ قلوبهم كرضف بِحُبِّ اللّٰهِ و زاد منها سهافهم[٢٥٧] ولهم مقام عند اللّٰه لا يعلمه الخلق و لذالك يزدرونهم و يُنَطِّفُوْنَ[٢٥٨].

ومن علاماتهم أنّهم لا يخافون تلاطث[٢٥٩] الفتن ويقطعون بحار البلاء كمواخر ولا يأشبون الحقّ بالباطل ويعافون العَرُزبَ[٢٦٠] و يبتغون تقاة لا شِيَةَ فيها و يخلصون. لا يريدون لونا شاملا، ولهم أرض لا تفارق وابلها

اوراللہ تعالیٰ ان کے دل اپنے غیر سے روک دیتا ہے اور انہیں اپنی محبت کا فریفتہ بنادیتا ہے، پس اُن کا ہر ذرّہ اپنے ربّ کے لئے جھک جاتا ہے اوراللہ کی محبت ان کی غذا بن جاتی ہے جو وہ کھلائے جاتے ہیں اور وہ (اس) غذا کو جلدی جلدی کھاتے ہیں تا کہ اُن کے علاوہ کوئی اور نہ لے لے کیونکہ وہ غیرت مند لوگ ہوتے ہیں۔ وہ اپنے محبوب کے لئے اتنا روتے ہیں کہ اُن کی پلکیں جھڑ جاتی ہیں اوراُس کا غم اُن کے دل کوجلا دیتا ہے اور وہ اُس کے ذکر سے مشکیزے کی طرح بھر جاتے ہیں اور وہ ہر وقت اس کے لئے بے قرار رہتے ہیں۔ محبتِ الٰہی کی وجہ سے ان کے دل گرم پتھر کی طرح تپ جاتے ہیں۔ اوراس وجہ سے ان کی پیاس بڑھ جاتی ہے۔ ان کا مرتبہ اللہ کے ہاں ایسا ہوتا ہے جسے مخلوق نہیں جانتی، یہی وجہ ہے کہ وہ ان کو حقارت سے دیکھتے ہیں اوران پر گندے الزام لگاتے ہیں۔

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ فتنوں کے تلاطم سے نہیں ڈرتے بلکہ آزمائش کے سمندروں کو کشتیوں کی طرح چیر کر نکل جاتے ہیں۔ اور وہ حق کو باطل کے ساتھ نہیں ملاتے اور مشتبہ چیز سے کراہت کرتے ہیں اور وہ ایسا تقویٰ چاہتے ہیں جو بے داغ ہو اور (اُسی کے لئے) وہ خالص ہوتے ہیں۔ وہ کسی اور رنگ کا شامل ہونا پسند نہیں کرتے۔ اوران کی زمین ایسی ہے جس پر لگاتار موسلا دھار بارش برستی رہتی ہے

ومنه يُخَضّرون. ولهم سمهری يقتل النَهُسَرَ[٢٦١] وفطرتهم العالية يشابه النهابر[٢٦٢] وأتزّت[٢٦٣] قِدْرها بِحُبٍّ ينضجون. ومن ضفن إليهم ولو كان العُراهنُ[٢٦٤] المُتقل☆ بحُبّ الدنيا يلج فی سمّ الخياط بيُمن قوم يتّقون. ومن كان من عبدة الطاغوت وحضرهم فإذا هو من الّذين لا يفسقون. ومن كان متكبّرًا شيطانا ووافاهم إيمانًا فيُرغم أنفه لأمر اللّٰه ويكون من الذين يتّقون. فلا تَهَكَّر[٢٦٥] أَيُّها السّامع ولهم شأن أرفع من ذالك وكيف أبيّنه وإنّكم لا تفهمون. قوم باكون تهمر دموعهم أكثر من ماء تشربون.

ومن علاماتهم أنّهم ينقحون أصل الصلاح من كُدُس[٢٦٦] الأعمال و يتركون فضلة العرمة[٢٦٧] لأهل الضلال، يأخذون قُحًّا[٢٦٨]

اوراس سے وہ سرسبز وشاداب ہوجاتے ہیں اوران کے پاس ایسا نیزہ ہے جو بھیڑیے کو قتل کر دیتا ہے۔اوران کی فطرت عالیہ بلند ٹیلوں کی طرح ہوتی ہے اوران کی (فطرت کی) ہنڈیا محبتِ (الٰہی) سے جوش مارتی ہے (اور) وہ پک جاتے ہیں۔ جو اُن کے پاس آ بیٹھے خواہ وہ دنیا کی محبت سے لدا ہوا بھاری بھرکم ہی کیوں نہ ہو، تب بھی وہ اِس متقی قوم کی برکت سے سوئی کے ناکے سے گزر جائے گا۔اور جو طاغوت کے پرستاروں میں سے ہو اگر وہ ان کے پاس حاضر ہو تو وہ ان لوگوں میں سے ہو جائے گا جو فسق نہیں کرتے اور جو متکبر شیطان ہو اور مومن ہو کر ان سے وفا کرے تو وہ اپنی ناک اللہ کے امر کے آگے خاک آلود کر دے گا اور اُن لوگوں میں سے ہو جائے گا جو متقی ہیں۔ اے سننے والے تو تعجب نہ کر، اُن کی شان تو اِس سے بھی بلند تر ہے اور مَیں اُسے کیسے بیان کروں جبکہ تم سمجھ نہیں سکتے۔وہ ایسی گریہ وزاری کرنے والی قوم ہے جس کے آنسو اُس پانی سے بھی زیادہ بہتے ہیں جو تم پیتے ہو۔

اور اُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اعمال کے گاہے ہوئے ڈھیر سے اصل درست اعمال کو علیحدہ کرتے ہیں۔اور اُس کا بچا ہوا بھوسا گمراہوں کے لئے چھوڑتے ہیں۔وہ خالص چیز لے لیتے ہیں

☆ ''المتقل'' سہو کتابت معلوم ہوتا ہے، درست لفظ ''المثقل'' ہے۔(ناشر)

ولا يتّبعون شُحًّا وعن الحق يفحصون.[٢٦٩] و ينعصون كلّ شيء حتّى يظهر ما تحته ويبضّ أمام أعينهم ما يطلبون. ولا يُنكرون أمرًا ينكره الجهلاء بل يحقّقون. ولا يعيشون كالصعافقة[٢٧٠] بل يجمعون خير سوق الآخرة ولا يغفلون. وتسمع ضجر قلوبهم كغفيق[٢٧١] القدر وبتلك العصا يمتأون إبليس، ويجتنبون كُلَّ تَغَبٍ[٢٧٢] لِحِبٍّ يؤثرون. كسروا طواحن ثعبانٍ أغوى آدم ومَسَنُوه[٢٧٣] بسوطٍ أكلم فما كان له أن يَدره عليهم وفرّ من قوم يرجمون. وصالوا عليه كضرغم وأوُذَمُوا[٢٧٤] على أنفسهم أنهم يجيحون أصله ويُنجون النّاس من شرّه ويُخلّصون.

اورحرص کے پیچھے نہیں پڑتے اور وہ حق کی جستجو
میں لگے رہتے ہیں اور ہر چیز کو وہ اس وقت تک حرکت ﴿۱۵﴾
دیتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ جو اس کے نیچے ہے
ظاہر نہ ہوجائے اوران کی آنکھوں کے سامنے بہنے لگ
جائے جووہ تلاش کرتے ہیں۔وہ اس کا انکار نہیں
کرتے جس کا جاہل انکار کریں بلکہ پوری تحقیق
کرتے ہیں۔ اوروہ تنگدست کمینوں کی مانند زندگی
نہیں گزارتے بلکہ آخرت کے بازار کی بہترین چیزیں
جمع کرتے ہیں اور غفلت نہیں کرتے۔تو اُن کے دل
کی بیقراری کی آواز اُبلتی ہوئی ہنڈیا کی سی سُنے گا۔
اوراسی لاٹھی سے وہ ابلیس کو مارتے ہیں۔اوروہ ایسے
محبوب کی خاطر جسے وہ (ہرشے پر) ترجیح دیتے
ہیں ہر فساد سے اجتناب کرتے ہیں۔انہوں نے اُس
سانپ کی کچلیاں توڑ دیں جس نے آدم کو بہکایا تھا اور
انہوں نے اُس (سانپ) کو زخمی کرنے والے کوڑے
سے مارا پس اُس کے لئے ممکن نہ رہا کہ وہ اُن پر
حملہ کرتا بلکہ وہ سنگساری کرنے والی قوم سے بھاگ
گیا اورانہوں نے اس پر شیر کی طرح حملہ کیا اور
انہوں نے اپنے نفسوں پر واجب کر لیا کہ اس کی
جڑ اکھیڑ کر پھینک دیں گے اورلوگوں کو اُس کے شر سے
نجات دیں گے اور (اُس سے) چھٹکارا دلائیں گے۔

يســمــطــونـــه كـمــا يُسْـمَـطُ الـحـمـلُ ليُـرٰى عـريانًا وبالأسنّة يهـطـون۔(۳۷۵) وخــنـعـت أعـنـاقهـم لـربّهـم ولــه يُسلـمون. هم قوم سـكـرت عيـن الـخـلـق مـنهـم وأعجبوا الملائكة بفعل يفعلون. وضـعـوا لُـحُـومَـهـم فـى فـاتـور الحضرة. فأَرَمَ اللّٰه ما على المائدة، وأُكـلـوا بـأنـامـل المحبّة وفنوا لِحِبٍّ يتخيّرون.

تـــمّـــت

الـــمـؤلـف

میرزا غلام احمد قادیانی

مورخه ۱۴/دسمبرسنة ۱۹۰۳ء

—☆—

وہ اُس کے بال اس طرح اُتارتے ہیں جس طرح بھیڑ کے بچے سے بال اُتارے جاتے ہیں تا کہ وہ ننگ دھڑنگ نظر آئے۔ اوروہ نیزوں سے اُسے زخمی کرتے ہیں۔اوراُن کی گردنیں اپنے رب کے لئے جھک جاتی ہیں اور اُسی کے لئے وہ فرمانبردار ہوجاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے مخلوق کی آنکھ حیرت زدہ ہے اورانہوں نے اپنے افعال سے فرشتوں کوبھی تعجب میں ڈال دیا ہے۔انہوں نے اپنے گوشت حضرت احدیّت کے طشت میں رکھ دیئے ہیں۔ پس اللہ نے جو کچھ دسترخوان پر تھا نوش فرمالیا۔اوروہ محبت کے پوروں سے نوش کئے گئے اور جس محبوب کوانہوں نے اختیار کیا تھا وہ اُسی کے لئے فنا ہوگئے۔

تـــمّـــت

مؤلف

میرزا غلام احمد قادیانی

مورخہ ۱۴/دسمبر ۱۹۰۳ء

—☆—

حَلِّ لُغات

سيرة الابدال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱	ارتثأ	ارتثأ علیهم امرهم:اختلط
۲	تزأزأ	هاب وفرق
۳	جهبلة	قبیحة دمیمة
٤	جرشبت	بلغت الاربعین اوخمسین
٥	تبعلت	اطاعت بعلها
٦	روس	مشی متبخترا
۷	دقش	النقش
۸	سجَّل	سَجَّل الکتاب:قرأَه قِراءةً مُتّصلة(المنجد)
۹	صِلال	مواقع المطرفیها نبات فالْاِبل تتبعها وترعاها(لسان)
۱۰	ممکل	الغدیر قلیل الماء
۱۱	شزنا	الغلیظ من الارض
۱۲	ظأب	الظَّأْبُ: الزّجلُ. والظَّأْبُ والظَّأمُ،مَهْمُوزان: السِّلفُ. تقول:هُو ظَأْبُه وظَأْمُه:وقد ظَاءَ به و ظَاءَ مَه،وتَظاءَ با، وتَظاءَ ما اِذا تَزَوَّجتَ أَنت امرأة،وتَزَوَّ جَ هُو أُختها. اللِّحیانیُّ. ظاء بنی فلان مُظاءَ بةً. وظاءَ منی اِذا تزَوَّجتَ أَنت امرأَة وتزَوَّ ج هو أُختها. وفلان ظَأْب فلان أی سلْفه،وجَمْعُهُ أَظْؤُب
۱۳	طِرْف	اِذا کان کریمَ الأَصْلِ رائعَ الخَلقِ مُسْتَعِدًّا للجَرْی والعَدْوِ فهو عَتِیق وجواد. فاِذا اسْتَوفَی أَقْسَام الکَرَم وحُسْنَ المَنْظَرِ والْمَخْبَر فهو طِرْف وعُنْجُوج ولُهْمُومٌ. فاِذا لَمْ یکُنْ فیهِ عِرْقٌ هَجین فهو مُعْرِبٌ

۱۴	أمت	أمـت الـشيءَ يأْمُته أَمْتًاوَأَمَّتَهُ:قدَّرهُ وحزَرَه.ويقال:كم أَمْتُ مابينك وبين الكُوفة؟أَی قدْرُ.وأَمَتُّ القوم آمِتُهم أمْتًا إذا حزَرْتَهم. وأَمَتُّ الماءَ أَمْتًا إذا قدَّرتَ ما بينك وبينه
۱۵	لجب	اللَّجَبُ:الـصَّوت والصّياح والجَلَبة،تقول: لَجِبَ، بالْكَسْرِ. واللَّجَبُ: ارتفاعُ الأصوات واخْتِلاطُها
۱٦	مشعشع	ممزوج
۱۷	ثغبان	الثَّغَبُ ج ثغبـان: الـغَـديـرُ يـكـون فی ظلِّ جَبَل لا تصِيبُـه الشَّمْسُ،فيَبْرُد ماؤُه
۱۸	تأجَّلَ	تأَجَّل القوم:تجمّعوا
۱۹	يبغسلون	بَغْسَلَ الرجلُ إذا أَكثر الجماع(يبغسلون:يكثرون الجماع)
۲۰	حسكل	الحسكل:الرّدیء من كلّ شیء
۲۱	نزِفَتْ	نَزَف.نَزَفْتُ ماءَ الْبِئْرِ نَزْفًا إذَا نَزَحْتُهُ كُلَّهُ
۲۲	اِزْمَهَلَّت	ازْمَهَلَّ المطرُ إذا وَقع، وازْمَهَلَّ الثلجُ إذا سَالَ بَعْدَ ذَوبانه
۲۳	جدب	الجَدْبُ:المَحْل نَقِيض الخِصْبِ
۲٤	جَعَنْدَل	جعدل: الجعدل البعير الضَّخم.(لسان) الـجـعدل كجعفر والجعندل والجنعدل كسفرجل بزيادة النون فيهما:الصلب الشديد (اقرب بحوالہ قاموس)
۲۵	لايأْتَبِلُ	لايَثْبُتُ على الابل إذا رَكِبَها
۲٦	يجايئون	جايأنی:قَابَلَنِی وَ مَرَّ بِی
۲۷	يحشأون	حشأَهُ بسَهْمٍ:رمَاهُ فأصاب بِهِ جَوْفه
۲۸	الشؤبوب	دفعة من المطر وغيره

۲۹	وظوب	تعاهد على الشی ء ولزومه
۳۰	الأفُكَل	الرِّعْدة من بَرْد أو خَوفٍ
۳۱	يألّون	أَلَّ في دعائه: رفع صوته بالدعاء. تضرّع
۳۲	يدثّنون	دثن الطائر: طار واسرع السقوط او الوقوع
۳۳	يرطنون	رطن: تكلّم بالعجمية
۳۴	لايبرقلون	برقل: كذب(لايبرقلون: لايكذبون)
۳۵	يبزِّلون	بَزَلَ الشئ وبَزَّل: شقه
۳۶	عمود	عميد القوم وعمودهم: سيّدهم
۳۷	رصين	ثابت محكم
۳۸	الزحنة	القافلة بثقلها وتباعها
۳۹	قَيل	هو دون ملك الاعلى
۴۰	حطل	الذئب
۴۱	التحوت	الارازل
۴۲	أضبُّوا	أضبَّ على الامر: احتوى عليه. وأضبّ القوم: نهضوا في الامر جميعًا. (المنجد)
۴۳	ادجَوْجَن	صار دُجًى. (القترة. السواد)
۴۴	المُدْرِن	اليابسة. يابس
۴۵	أُرْدُنٌّ	نعسة أردن. أى شديدة
۴۶	اِهان	أَهَنَ. اَلْإِهَان ككتاب: عُرْجونَ التَّمْرَةِ. (اقرب)
۴۷	أحثلت	حَثِلَ. حَثَـلًا (عُظم بطنُه) أحثلت الأُمّ ولدها. أساءت غذاءهٔ
۴۸	مَاطَلَ	مطل. المَطْلُ: التسويف والمُدافعة بِالعِدة والدَّينِ... وفى الحديث: مَطْلُ الغَنِيُّ ظُلْمٌ. (لسان)

٤٩	يرغون	رغن و أرغن اليه:أصغى.أَطاعه أرغن الى السلم. يرغون: يستسلمون
٥٠	الباهل	الذى لاسلاح له.الرَّاعى يمشى بلاعصا المتردد بلا عمل.حلّ صرارها وترك ولدها يرضعها
٥١	أوشاب	وشب ج أوشاب.الأوشاب من الناس:أوباش النّاس
٥٢	الزَّهدون	الكذّاب
٥٣	بهصل	اذاجاء الرجل عريانًا
٥٤	غيذان	الذى يظنّ فيصيبُ. (صائب الرائے)
٥٥	يزكنون	زكن الامر: فَطِنَ له. تفرّسه. يزكنون:يتفرسون
٥٦	الهَصُور	هصره:جذبه و أماله۔ اَلْهَصُور:الأسد لأنّه يهصر فريسته
٥٧	يتمسكنون	تذلَّلُون و تخضّعُوْنَ.تمسكن لربه.تضرّع اذا خضع لِلّٰه
٥٨	يُرقِلون	أرقل:أسرع.يرقلون: يُسرعون
٥٩	مُرْمغلّة	المبتّل وهوأيضًا السَّائل المتتابع
٦٠	المخاتلة	خاتل اى مشى قليًلا قليًلا لئلّا يحسّ الصيدُ. (دبے پاؤں چلنا)
٦١	يَخْتعل	أى يُبطئ فى مَشْيه
٦٢	يُخَرْذَلُوْن	خرذل اللحم قطّعه وفرّقه. يُخَرْذَلُوْن: يُقَطَّعُوْنَ و يُفَرّقُوْن
٦٣	خرقاء ذات نيقةٍ	(ضرب المثل)يضرب للجاهل الذى يدّعى المعرفة
٦٤	يَتَنَوَّقُون	يَتَجوَّدون ويبالغون. (سنوارسنوار کےادا کرنا)
٦٥	نبات خَضِل	عيش خضل.ناعم طيّب

٦٦	اَلْاَثرمان	اَللَّیل وَالنَّھار
٦٧	خَطِلٌ	احمق.الخفّة
٦٨	یَخْفِلون	یھربون.(الخافل:الھارب)
٦٩	أمّ خنثل	الضّبع.لاسترخاء بطنھا
٧٠	بَبٌّ	البَبُّ:الشَّاب المُمتلئُ البدن نعمة وشبابا
٧١	عبقری	السیّد الذی لیس فوقه شئ.کلّ ما یُتعجّبُ من کماله وقوّته وحذقه
٧٢	یُخَنْشِلُون	خَنْشَلَ الرجل:اضطرب من الکبر.المسنّ القویّ یُخَنْشِلُون:یضطربون من الکبر
٧٣	دؤلولٍ	الدّاھیة من دواھی الدھر الشدیدة
٧٤	خئولة	النسبة الی الخال
٧٥	دبلتھم	أصابتھم
٧٦	دُبَیْلَةٌ	الدُّبَیْلَةُ:الدَّاھیة
٧٧	یَنزِحُون	نزح:بَعُد۔قلّ ماؤھا کثیرًا ونفد
٧٨	دَحْلَةٌ	الدَّحْلَةُ:البِئرُ
٧٩	ریابیل	اَلاسَدُ
٨٠	غَتْمٍ	الغتم:شدّة الحرّ یکاد یأخذ بالنفس
٨١	احمق من رجلة	الرِّجْلَةُ: ضرب من الحَمْضِ، وقوم یُسَمُّون البَقْلَة الحَمقاء الرِّجْلَةُ....قال ابوحنیفة، ومن کلامھم ”ھو أحمق من رِجلة، یعنون ھٰذہ البقلة، وذالک لأنھا تنبت علٰی طُرُق الناس فتُداس، وفی المَسَایل فیقلعھا ماء السیل.(لسان)

٨٢	حتى يرتهشوا	اَلْإِرْتِهَاشُ:اَن تضطرب رَواهِشُ الدَّآبة فيعقر بعضها بعضًا .....وفى حديث عُبادة وجراثيم العرب ترتهشُ أى تضطرب فى الفتنَةِ. اِرْتَهَش الناس اِذا وقعت فيهم الحَربُ.(لسان)
٨٣	يُزْغِلُ	يزغل الطائر فَرْخَه:زَقَّه.(اطعمه بمنقاره)
٨٤	يَرْصُفُ	يضمّ بعضها الى بعضٍ:لايرصف بك. لا يليق
٨٥	يَنْعِقون	يصيحون بها ويزجرونها
٨٦	سَبَحْلَلٍ	كسفرجل قال سبحان اللّٰه.ضبٌّ سبحلل.ضخم من الضبِّ البعير.ولد الاسد
٨٧	تَتَساتَلُ	تسل القوم:خرجوا متتابعين واحدًا أثر واحد
٨٨	يُحيعلُون	حيّ على الفلاح أو الى أىّ شى ءٍ
٨٩	أزفلة	الجماعة من الناس وغيرهم
٩٠	دائق	الهالك حمُقًا
٩١	ذُحِقَ	انسلق:انقشر من داءٍ يُصيبه
٩٢	يَصلقون	يرفعون صوتهم عند المصيبة.
٩٣	حسيس	الصّوتُ الخفىّ.
٩٤	صهصلق	الصوت الشديد.
٩٥	صِيُقَتهم	الصِيُقة:الغُبَار الحائل فى الهواء.
٩٦	الحُكُل	مالا يسمع له صوت يقال تكلّم كلام الحُكل اى كلامًا لا يُفهم
٩٧	حُسَاسٍ	الثئوم.النكد.سوء الخُلُق
٩٨	يَلْعَصون	يَنْهمون فى أكل وشرب أى يشرهون ويحرصون و يُفرطون الشهوة فيه

۹۹	طَهُق	أسرع فی مشیه. اسراع فی مشیه
۱۰۰	اَزُلٍ	وقع فی ضیق و شدّة وجدُب
۱۰۱	زهدن	رجل لئیم
۱۰۲	زِوَان	حَبٌّ یخالط البُرّ. (الدوسر)
۱۰۳	ماخِضٍ	المَخاض: وجع الولادة وهو الطلق........ وامرأةٌ مَاخِضٍ اِذا دنا وِلادها وقد أَخَذَهَا الطَّلقُ (لسان)
۱۰٤	رُؤنة	کشف اللّه عنك رؤنة هذا الامر أی شدّته و غُمَّتُهُ
۱۰۵	یزحن	یُبْطی. یُبْعِدُ
۱۰٦	المساحنة	ساحن: لاقاه. الملاقاة: أحسن مخالطته
۱۰۷	الزّیر	الذی یُحبّ محادثة النسآء بغیر الشرّ العادة
۱۰۸	سَادن	خادم الکعبة او بیت صنمٍ. کان بوّابا او حاجبًا
۱۰۹	حُنتألٌ	بدٌّ. ماأجد منه
۱۱۰	دَمَالٌ	ماوَطِئَتْه الدّواب البعر والتّراب ـ ما رمی به البحر من خشارة
۱۱۱	جِزَالٌ	صِرامُ النَّخْلِ وجزّه
۱۱۲	جِعَالٌ	خِرقَةٌ تنزَّلُ بها القِدْر
۱۱۳	خبالٌ	الفساد. الهلاك. السم القاتل
۱۱٤	اِرقالٌ	اِسراعٌ
۱۱۵	اِرْمِعْلالٌ	اِرمعَلّ واِرْمعَلّ الرجل: شَهِقَ
۱۱٦	الزّبالُ	ماتحمل النملة اَوِ البعوضة بفمها
۱۱۷	اِزْعالٌ	أَزْعَلَ: نَشَّطَهُ. أَزْعَجَهُ

۱۱۸	سِخَالٌ	صِغَارُ الطَّیر .اَلضَّعیف
۱۱۹	ضَهُلٌ	الماء القلیل
۱۲۰	اَلْمُفَسِّلَةُ	المرأة التی اذا ارید زوجها قالت أنها حائض لتردّ. ومنه الحدیث لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم السوفة والمفسّلة
۱۲۱	قِحلٌ	قحل الشیخ:ای یبس جِلْدُهُ علٰی عظمه واَسنّ جدًّا
۱۲۲	اَوْنٌ	المشی علی مَهْلٍ
۱۲۳	اِقْذِعْـلال	اِقْذَعَلَّ:عسُر
۱۲٤	قُرْزُلًا	القُرزُلُ:اللّئیم.(لسان)
۱۲٥	قُعالًا	نَور العنب او الشجر
۱۲٦	قصّالًا	قطّاعًا
۱۲۷	امصالًا	أمصلت المرأةُ:أَلْقَتْ ولدها قبل الأوان اذا یکون مُضْغَة
۱۲۸	مُمْغِلًا	الامْغال.وجع یصیب الشاة فی بطنها فکُلّما حملت ولدًا القتْهُ
۱۲۹	طَمْـلًا	طَمَلَ الدَّمُ السّهْم وغیره:لطَّخهُ
۱۳۰	عُلْهِد	عَلهدتُ الصبیَّ:اَحسَنْتُ غذاء ها
۱۳۱	اَلْعَنْكَدُ	ضربٌ من سماك البحری
۱۳۲	أَلَثَّ	أَلَثَّ بالمطر:دام أیّامًا
۱۳۳	الهنابث	الدواهی.وَقَعَتْ بین الناس هَنابِث وهی أُمُورٌ وَهَناتٌ
۱۳٤	یازج	أزج:أَسْرَعَ فی مَشْیِهٖ
۱۳٥	بُلجة	أوّلُ ظهورِالفَجْرِ
۱۳٦	تبوّج	باج البرقُ: لَمَعَ.أَعْیا
۱۳۷	الحَشْرَجَة	غرغرعند الموت وتردّد نفسه

۱۳۸	مُنحضَجَة	اِنْحَضَجَ الرجل:التهب غیظًا
۱۳۹	حَلَجَ	حَلَجَ الدِّیْکُ:فَشَرجَناحَیْهِ و مَشَی اِلٰی اُنْثاه للسِّفادِ
۱۴۰	یَسْفِدُ	سَفَدَالذکر انثاه وسفد علیها:جامعها
۱۴۱	رهّدوا	رهّد:أَتَی بِحَماقَةٍ عَظِیْمَةٍ
۱۴۲	حُمْلِجَ	حملج الحبل:فتلهٗ شدیدًا
۱۴۳	تکرّجَ	تَکَرَّجَ الخُبْزُ:فَسَدَ وعَلَتْه الخُضْرَة
۱۴۴	الحِنْبِجُ	البخیل
۱۴۵	حَنَادِج	رملةطیّبةٌ تنبت ألوانًا مّن النبات
۱۴۶	حُرّة	رَمْلَةٌ حُرَّةٌ:طیّبة النبات
۱۴۷	ثوهد	ثهد.الثَّوهَدُ والفَوهَدُ:الغلام السمین التام الخلق...... غلام ثَوهَدٌ :تام الخلق جسیم.(لسان)
۱۴۸	فُقِّحُوْا	فقح الجرو:فتح عینیه
۱۴۹	الشُّحْدود	سیئُ الخلق
۱۵۰	یکرمحون	کرمح:الکرمحة والکرتحة:عَدْوٌ دون الکَرْدَمَةِ.قال ابوعمرو:کَرْمَحْنَا فی اٰثارِ القَوم:عَدَوْنا عَدْوَ المتثاقل(لسان)
۱۵۱	خُرّدَ	اللؤلؤة قبل ثقبها.ابن الاعرابی:لؤلؤةخرید لم تثقب(لسان)
۱۵۲	سِمَّغْدٌ	الاحمق.المتکبر
۱۵۳	عُبرّد	غصن عُبَرِّدٌ:مهتز ناعم لیّن
۱۵۴	یهردون	هرد(ض)مزّقه وخرّقه
۱۵۵	یکمدون	کمد:تغیّر لونه.مرض قلبه من الکمد
۱۵۶	یُطّمَل	اِطَّمَل ما فی الحوض:اَخرج فلم یترک فیه قطرة

۱۵۷	حنضج	طین لازق اسفل الحوض.الرجل الرخوالذی لاخیر فیه
۱۵۸	مَوَامی	الموماۃ ج موامی:المفازۃ الواسعۃ او الفلاۃ التی لا ماء فیھا
۱۵۹	تزمج	زمج(ن)القربۃ:ملأھا
۱۶۰	أَرُخ	الأرخ:ولدالبقرۃ الصغیر
۱۶۱	سَرَعُرَعٍ	الدقیق الطویل
۱۶۲	غَذِیدٌ	غُصْنٌ سَرَعُرَع وغِزْیَدٌ وَخُرْعُوْبٌ:ناعِمٌ(لسان)
۱۶۳	اَمَجًا	حرّ و عَطِشٌ
۱۶۴	جَلْمَدۃ	اَلْجَلْمَدۃ:اَلْبَقَرَۃُ
۱۶۵	یرضدون	ینضدون
۱۶۶	صِلْغَدٍ	اَلصِّلْغَدُّ مِن الرِّجال اللَّئیم.....اَلْاَحمقُ المضطرب(لسان)
۱۶۷	المَلّۃُ	الجمر.الرّماد الحارّ
۱۶۸	قحّاد	الفرد الذی لا أخ لہ ولا ولد
۱۶۹	مِبْکار	أرض مبکار:سریعۃ المنبات
۱۷۰	رَعُلٌ	رعل(ف)وسّع شقَّہ.طعنہ شدیدًا
۱۷۱	المفرنسۃ	حسن تدبیر المرأۃ بیتھا.امرأۃ مفرنسۃ أیضًا أی قویّۃ علی الأمور
۱۷۲	باھشین	بَھَشَ(ف)اقبل علیہ مسرورًا. بَھَش بیدہ اِلیہ:مدّ ھا لیتناولہ
۱۷۳	فشوش	ناقۃ فشوش:منتشرۃ الشخب أی یتشعّب اِحلیلھا مثل شعاع الشمس
۱۷۴	یموص	ماص(ن)الشئ:دلکہ بیدہ.ماص الثوب:غَسلہ.ماص أسنانہ:یشوصھا
۱۷۵	تُھَبَرُ	ھَبر(ن)ھَبَرَ اللَّحمَ: قطعہ قِطْعًا کبارًا

۱۷۶	هَبْرَةٌ	اللّحم اَوْ بضع لحم لا عَظْمَ فيها
۱۷۷	يؤبش	اَبشهٗ وَ اَبَشَّهٗ:جَمَعَه
۱۷۸	مستهترين	هتر(ض)مزّقه.استهتر فلان:اِتبع فلا يبالى بما يفعل لم يعقل من الكبر.المستهتر:الذى كثرت اباطيله
۱۷۹	تهارّ	هارّ: نبح
۱۸۰	هُزَيْرَة	الكسل التام
۱۸۱	وَضَر	وَضَرَ كان وسخًا.اتّسخ بالدم.أثر الطعام فى القصعة
۱۸۲	ذائبين	ذأَبَ(ف)الرجلُ.صات شديدًا.خوّفه ذئِبَ.(س)صار كالذئب دهاءً اَوخباثة
۱۸۳	ضَبُسٌ	ضَبِس (س)خَبُث.الضَبُس:البُخل.الاحمق. ضعيف البدن. صاحب الشرّ
۱۸۴	اَشْوَش	شوس (ف((س)نَظَر بمؤخرعينه تكبّرًا وتغيّظًا الأشوس:الرافع رأسه تكبّرًا
۱۸۵	كشيش	كش الزند:سمع له صوت خوار عند خروج ناره. الكشيش: صوت غليان الشراب
۱۸۶	اَلْجَرْبَزَة	جَزْبَزالرَّجُلُ:ذهب أو انقبض ـ والْجُرْبُزُ:اَلْخِبُّ من الرجال، وهو دَخِيلٌ
۱۸۷	مآقط	المضيق فى الحرب
۱۸۸	خوتع	ختع (ف)الدليل بالقوم:سار بهم تحت الظلمة على القصد. خوتع. رجل خوتع:حاذق بالدلالة ماهر بها
۱۸۹	اِعتان	صار له عينًا.اِعتان الشىءَ:أخذ خياره و اشتراه بثمن مؤجل

۱۹۰	ابن مخاض	مادخل فی السنة الثانیة (من الابل) لِاَنَّ اُمّہ لحقت بالمخاض أی الحوامل
۱۹۱	یفهضون	(ف)فهض الشیءَ: کسّره وشدخه
۱۹۲	بلتعانی	الحاذق
۱۹۳	یذعذعون	ذَعْذَعَ الشیءَ: بدّده وفرّقه
۱۹٤	زمیع	الزمیع: الشجاع الماضی العزیمة. الجیّد الرأی
۱۹۵	سُفعة	سفِع: کان لونه اسود مشربًا بِحُمُرة. سَفَعة: السَّواد أُشْرِب حُمُرةً
۱۹٦	قَرْثعٌ	الذی یدنّی ولا یبالی ماکسب
۱۹۷	قنذَع	الدیّوث
۱۹۸	ظربغانة	الحیّة
۱۹۹	الرغرغة	ان تشرب الماء الابل کل یوم
۲۰۰	ازف	اقترب
۲۰۱	اوفاضٍ	هو الذی یقرع علیه اللحم، یقال لقیته علی اوفاض علی عجلة
۲۰۲	صلغ	صلغ من البقر والغنم الذی کمّل وانتهٰی سنه. صلغت الشاة والبقرة تصلغ صلوغًا وسلغتُ وهی صالغ بغیرها. تمت اسنانها، وهی تصلغ بالخامس والسادس
۲۰۳	عین البقرة	العنب الاسود
۲۰٤	عَلْهَضُوا	علهض رأس القارورة: عالج صمامها لتستخرجها
۲۰۵	القارورة	الزجاجة
۲۰٦	قضّ	قَضَّ علیهم الخیلَ: ارسلها ونشرها

۲۰۷	نَضْنضة	نَضْنَضَ لسانه:حرّکه.اَقْلَقه.نَضْنَضَةٌ:تَحَكُّكُ جلدها بعضه ببعض.تحريك الحيّة لسانها
۲۰۸	نَاضَ	نَاض(ن)البرقُ:تلألأ
۲۰۹	تَرِضُ	ورّضَتِ الدّجاجةُ أی رخمت على البيض
۲۱۰	جَلَطَ	جَلَط (ض):حلف و كذب
۲۱۱	جَلْمَطَ	جَلْمَطَ الرأس:حلق شعره
۲۱۲	جلعةٍ	جلعت المرأة ع جلوعًا:كانت قليلة الحياء (اقرب)
۲۱۳	سَلْفَعَة	السَّلفعة:الصَّخابة البذيئة السيئة الخُلق (اقرب)
۲۱۴	تتزلّعُ	تزلّعت يده:اى تشقّقت
۲۱۵	عماهج	سهل المسا غ
۲۱۶	يَحْكأُ	حكأ(ف)العقدةَ:شدّها.أحكمها
۲۱۷	منيحة	مَنَحَ النَّاقة وكُلّ ذات لَبَنٍ:جعل له وبرها و لبنها وولدها فهى المنحة و المنيحة
۲۱۸	طَخش	طَخِشتِ العين: اظلمت
۲۱۹	تَفَجّس	تكبّر
۲۲۰	تبعّلَ	تبعّلت المرأة: أطاعت بَعْلها
۲۲۱	تافِهٌ	تَفِه(س)الرّجلُ:كان قليل العقل
۲۲۲	دافه	الدافه:الغريب.قال الازهرى كأنه بمعنى الداهف و الهارف
۲۲۳	يُزَقْفِلُون	زقْفَل:أسرع. يُزَقْفِلُون أى يُسْرِعُون
۲۲۴	غلفق	الخُضرة على رأس الماء . (كائى)
۲۲۵	يدغفون	دَغَف(ف)الشيءَ:أخذه اخذًا كثيرًا

٢٢٦	زِبَالٌ	ماتحمِلُ النملة بفمها
٢٢٧	يجترفون	اجترف الشيء:ذهب به كلّه ومعظمه
٢٢٨	مُقَمُجِرٌ	القوّاس وأصله بالفارسية. کمانگر
٢٢٩	جُذْمور	أصل الشيء.قطعه من أصل السعفة تبقى في الجذع اذا قطعت
٢٣٠	زَمْجَرَة	الصوت.خصّ بعضهم به الصوت من الجوف.يقال للرجل اذا أكثر الصخب والصياح والزجر
٢٣١	اَلْوَمٰى	ماأدرى أيّ الومٰى هو،أى أى الناس هو
٢٣٢	صَيُهُوج	نبتٌ صيهوج اذا مَلُسَ أى مُمَكّس
٢٣٣	يصئمون	صئِم: اكثر من شرب الماء. امتلأ وروى
٢٣٤	هذام	السيف القاطع.سنان هذام:حديد
٢٣٥	يرصمون	الدخول فى شعب ضيُق.يرصمون اى يدخلون فى شعب ضيُقٍ
٢٣٦	يرطم	رَطمه:أوقعه فى امر يتعسّر الخروج منه
٢٣٧	زأب	زأب (ن)شرب شربا شديدًا.زأب القربة:حملها ثمّ أقبل بها سريعًا
٢٣٨	يُضَهّبون	ضهّب القوس:عرضها على النّار كى تلين للتثقيف أى قوّمه وسوّاه
٢٣٩	هذربة	كثرة الكلام فى سرعة
٢٤٠	دشوا	دش:اذا غاص فى الحرب
٢٤١	قَعَزُوا	قعز: شرب ما فى الاناء عبّا
٢٤٢	الصعلوك	الفقير الذى لا مال له
٢٤٣	ضَعُرس	النهم الحريص

٢٤٤	اَمزّ	فاضل
٢٤٥	اِجْتَزَّ	اِجْتَزَّه: قطعه
٢٤٦	زَجْلٌ	الرّمی بالشئ
٢٤٧	قُمَيثل	القبیح المشية
٢٤٨	اَصقب	قرّب
٢٤٩	اِعْلَنْبَأُوا	اَلْإِعْلِنْبَاءُ: أن يُشرف الرجل، ويُشخص نفسَه كما يفعل عندالخصومة و الشَّتْم
٢٥٠	قتو	قتا ـُ قَتْوًا وَقَتًا وقُتًى وقِتًى ومَقْتًى الملوك: أَحْسن الخِدْمَة لهم
٢٥١	خَتَأ	خَتَأ عن الامر: كفّه
٢٥٢	خَذءَتُ	خذأ: خضع و انقاد
٢٥٣	جردبوا	جردب: أكل بيمينه ومنع بشماله على الطعام. وضع يده عليه يكون بين يديه على خوان لئلّا يتناوله غيره
٢٥٤	حذُلا	حذِل (س) العين: سقط هدبها. طول البكاء ولا تجفّ الحذَل. سقوط هدب العين
٢٥٥	يمضّ	مضّ (ن) الشیء فلانًا: بلغ من قلبه الحزن به ان احرقه شقّ عليه
٢٥٦	اضْجَحرّوا	اضجحرّ السقاء: اذا امتلأ
٢٥٧	سهافهم	سَهَفَ (ف) الفتيلُ: اضطرب فی نزعه (س) هلك. عطش عطشا شديدا
٢٥٨	يُنطّفون	نطّف: قذفه بفجور او لطّخه بعيب
٢٥٩	تلاطث	تلاطث الموج: تلاطم
٢٦٠	العرزب	المختلط الشديد

٢٦١	النَهُسَر	الذئب. والحريص الاكول لِلّحم
٢٦٢	النّهابر	ماشرف من الارض
٢٦٣	أتزّت	أتزّت القدر: اشتدّ غليانها
٢٦٤	العُراهِن	الضخم من الابِل. بعير عظيم
٢٦٥	تَهَكَّر	تعجّب وتحيّر
٢٦٦	كُدس	الكثير المتراكب الذى لايزايل بعضه بعضاومنه كدس الطعام
٢٦٧	العُرمة	الكدس من الطعام يداس ثم يُذَرَّى ج عُرَم وَالعَرمَةُ .... الكدس الذى جُمع بعدما ديس لِيُذَرَّى
٢٦٨	قُحًّا	الخالص من كلِّ شئ
٢٦٩	ينعصون	يحرّكون
٢٧٠	الصعافقة	الذى لامال له و كذالك كل من ليس له رأس مال ـ اللئيم من الرجال ـ والصعافقة: رزالة الناس
٢٧١	غقيق	غقيق القدر: صوت غليانها
٢٧٢	تَغَبٍ	القبيح، الريبة، الفساد والهلاك والجوع
٢٧٣	مَسَنُوُهُ	مسنهٔ: ضربه حتّی یسقط
٢٧٤	اَوُذَمُوا	اَوُذَمَ الشَّئَ: اَوُجَبَهُ. أَوُذَمَ علٰى نَفُسِه حَجًّا أَوُ سَفَرًا: أوجَبَهُ (اَوُذَمُوا: أَجَبُوا). (لسان)
٢٧٥	يَهُطُون	الهطى: الصراع او الضرب الشديد

نوٹ۔ جملہ لغات لسان العرب، تاج العروس، اقرب الموَارد، اساس البلاغة، فقه اللّغه، القاموس المحيط اور المنجد وغیرہ کی مدد سے دی گئی ہیں۔

☆☆☆